الدّراسة الحميدة

شرح

القراءةُ الرّشيدة

Rs. 50/-

الدراسة الحميدة

شرح

القراءة الرشيدة

دوم

مرتب

ابو مسعود قمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جزاءُ الصِّدقِ

سچّائی کا بدلہ

قَدَرْتُ میں نے اندازہ کیا، واحد متکلم فعل ماضی باب ضرب، مُوْلَعٌ، فریفتہ اسم مفعول باب افعال، اَلْعِوَض، بدلہ، اَلْحَصْدُ، فصل کاٹنا، مصدر، اَلتَّلَفُ برباد ہونا، حَاصِلٌ، پیداوار، فصل، اسم فاعل، قُصَّ، تم بیان کرو، واحد امر حاضر باب نصر،

ایک کسان اپنے شکار کے فریفتہ ایک مالدار پڑوسی کے پاس گیا، اور اس سے اس بربادی کی شکایت کی جو اس کے کھیت کے گیہوں کو اس کے اندر اس کے کتے کے بکثرت داخل ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

پڑوسی نے کہا، واقعتًا اے دوست! میرے کتے تمہارے کھیت میں اکثر داخل ہوئے ہیں اور بسا اوقات کچھ نقصان کا سبب بنے ہیں، اور میں تمہارے نقصان کا بدلہ دینے کے لئے تیار ہوں۔

کسان نے کہا کہ جب میں نے اس تباہی کو دیکھا جو میرے کھیت میں ہوئی تو میں نے نقصان کا اندازہ کرنے کے لئے اپنے ایک دوست کو بلایا اور ہم نے دیکھا کہ وہ بیس گرنیوں تک ہوئی ہے اور جو عوض اس نے طلب

کیا مالدار نے اسے دیدیا۔

اور جب فصل کاٹنے کا وقت آیا تو کسان نے پایا کہ جس حصے کو وہ برباد خیال کررہا تھا بہترین پیداوار لایا، وہ مالدار کے پاس گیا اور اسے حقیقتِ حال کا علم کرایا اور کہا کہ وہ نقد واپس کرنے آیا ہے کیونکہ اس میں اپنا کوئی حصہ نہیں سمجھتا، مالدار نے کہا کہ یہی ایک شخص اور دوسرے شخص میں ہونا چاہیئے، پھر دوسرے کمرے میں گیا اور واپس آیا اور اس کے ساتھ نقد کا پانچ گنا تھا اور کسان کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھایا کہ اس نقد کو ذخیرہ کر دو یہاں تک کہ تمہارا بیٹا اکیس سال کا ہو جائے اور اس وقت اس کے سپرد کر دینا اور اس سے سارا قصہ بیان کر دینا۔

اَلْخُفَّاشُ چمگادڑ

اَلْخُفَّاشُ: چمگادڑ، شب پرہ ج خفافیش یطوف، پھرتا ہے واحد مذکر غائب باب نصر، یاثْرِی، تعجب ہے، الثدی، پستان، یُنْشِبُ، ناخن دھنساتا ہے، باب افعال سے، اَلْجُرْذَانُ، چوہے، واحد جُرْذٌ، یمْتَصُّ چوستا ہے، باب افتعال،

رات میں پرندے کے مشابہ ایک جانور اڑتا ہے جس کے آواز نہیں ہوتی اور نہ اس کے اڑنے کی اور کبھی مکانوں میں داخل ہو جاتا ہے اور ہر کمرے میں پھرتا ہے اور جب روشنی پاتا ہے تو بڑی تیزی سے باہر نکل جاتا ہے یہ کون سا جانور ہے تعجب ہے۔

یہی چمگادڑ ہے، اس کے باریک مضبوط چمڑے کے پر ہوتے ہیں۔ جس میں پنکھ نہیں ہوتے اور وہ اپنے بچے پیدا کرتا ہے اور اپنا دودھ پلاتا ہے

اس لئے وہ پرندہ نہیں ہے بلکہ وہ پستان دار جانور ہے۔
اور یہ جانور رات ہی میں اڑتا ہے، کیونکہ دن کی روشنی اس کی دونوں آنکھوں کو تکلیف دیتی ہے اس لئے دیکھ نہیں پاتا لیکن سننے میں تیز ہے اور اسکے لئے اس کے دو بڑے کان ہیں اور اس کے دونوں پاؤں میں انگلیاں اور ٹیڑھے ناخن ہیں جنہیں کسی لکڑی یا کسی درخت کی ڈالی میں دھنسا دیتا ہے جس سے لٹک جاتا ہے جب سونا چاہتا ہے اور کچھ چمگادڑ اپنی صورت میں لومڑی کے مشابہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکا نام پرندہ لومڑی رکھا جاتا ہے اور اس کی غذا چوہے وغیرہ ہیں اور کچھ مکھی اور چھوٹے کیڑے کھاتے ہیں اور کچھ پھل کھاتے ہیں اور کچھ دوسرے جانور کا خون چوستے ہیں۔

اَلْبُنُّ وَالْقَهْوَةُ بن اور قہوہ

اثمارٌ، پھل لانا، مصدر باب افعال، اَلْقیٰ، نیچے ڈال دیا، واحد مذکر غائب ماضی باب افعال۔ غِلَافٌ، پردہ، شَحَنَ، بھرا فعل ماضی، یُقْلٰی بھونا جاتا ہے مَزْرَعَةٌ کھیت،

جو قہوہ ہم اپنے مکانوں میں پیتے ہیں اور مہمانوں کو پیش کرتے ہیں وہ بن سے بنایا جاتا ہے۔ اور بن ایک درخت کا پھل ہے جس کی بلندی چار میٹر نہیں ہوتی اس کے بڑے سبز پتے ہوتے ہیں، اور سفید پھول جو چمیلی کے پھول کے مشابہ ہوتے ہیں اور دنیا کے بہت سے اطراف میں اگتے ہیں جیسے عرب ممالک اور جنوبی امریکہ اور حبشہ کے ممالک وغیرہ اطراف میں۔
اور جب اس کے پھل لانے کا وقت ہوتا ہے تو درخت اپنے پھول جھاڑ

دیتا ہے اور اس کی جگہ ملے ہوئے دانے ظاہر ہو جاتے ہیں، ان میں ہر دو ایک سخت ہرے غلاف میں ہوتے ہیں۔ اور جب یہ دانے سوکھ جاتے ہیں تو اکٹھا کیے جاتے ہیں پھر انہیں ان کے غلافوں سے نکالنے کے لیے کوٹا جاتا ہے، جیسا تم بُن کے کھیت کی صورت میں دیکھتے ہو، پھر بھرے جاتے ہیں تاکہ تجارت کے لیے دنیا کے تمام ممالک میں بھیجے جائیں اور قہوہ بنانے کے لیے کافی کو کمزور آگ پر بھونا اور ہلایا اور پلٹا جاتا ہے یہاں تک کہ سرخی مائل سیاہ ہو جاتا ہے، اور ٹھنڈا ہونے کے بعد پیسا جاتا ہے تاکہ نرم ہو جائے اور اس میں سے تھوڑا جوش دیئے پانی میں رکھ دیا جاتا ہے اور وہ اس میں مل جاتا ہے اور قہوہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور کبھی کبھی کچھ شکر ملا کر اسے میٹھا بنایا جاتا ہے اور عام طور پر جب مہمان چھوٹے ہوں تو انہیں قہوہ پیش نہیں کیا جاتا۔

اَلْاَدَبُ اَسَاسُ النَّجَاحِ

اعلن اعلان کیا، واحد مذکر غائب ماضی باب افعال، اختیار، انتخاب کرنا، مصدر باب افتعال، المسحتہ، ٹاٹ، پاودان، منتظم، انتظام کار، اسم فاعل باب افتعال، لبث، رکا، ٹھہرا، واحد مذکر غائب ماضی باب سمع، یدافع ٹالتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب مفاعلت، متواضع، خاکسار اسم فاعل باب افتعال، افضل زیادہ بہتر اسم تفضیل باب کرم۔

ایک تاجر نے اعلان کیا کہ وہ ایک کاتب نوجوان کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہتا ہے اور اس کام کے لئے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد سامنے آئی، اور ایک خاص وقت میں سب اس انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے اور تاجر اپنے دفتر میں ایک ایک کو بلاتا اور ان سے بہت سے مسائل کے بارے میں باتیں کرتا تاکہ

ان کی ذہانت کی مقدار اور ان کے آداب کو معلوم کرے، اور اخیر میں تھوڑی بات کے بعد ان میں سے ایک کا انتخاب کرلیا اس جلد بازی کی وجہ سے اسکا ایک دوست جو موجود تھا، تعجب میں پڑ گیا اور اس سے کہا، کس بنیاد پر اس نوجوان کا انتخاب کرلیا کیونکہ تم نے اس سے تھوڑی ہی بات کی۔

اس نے کہا کہ اس نے اندر آنے کے وقت اپنے دونوں جوتے پاؤں پر پوچھے اور نرمی اور سکون سے دروازہ بند کیا تو میں نے سمجھا کہ یہ صاف ستھرا اور انتظام کار ہے پھر مجھے اشارے سے سلام کیا اور میرا جواب نشاط اور احترام سے دیا، تو میں نے سمجھا کہ یہ باادب ہے اور کھڑا ہوا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا۔ اور میرے سامنے حاضر ہونے کے لئے اپنے غلاموں کو دھکا نہیں دیا، اس لئے میں نے سمجھا کہ یہ خاکسار ہے اور جب یہ خوبیاں ایک شخص میں یکجا ہوں تو وہ دوسروں سے بہتر ہے۔

(۱) اَلعَندَلِیبُ بُلبُل

العندلیب بلبل، ج عنادل، ادکن سیاہی مائل بھورا، وَجَمَّرَ پھیرا فعل ماضی باب تفعیل، اَلبلبل، بلبل، ج بلابل، یُغَرِّدُ، گاتا ہے واحد مذکر غائب ماضی باب تفعیل، الغَرِدُ، گانا مصدر،

عدیلہ ایک لڑکی ہے جس کی عمر آٹھ سال ہے وہ پرندوں سے پیار کرتی تھی اور ان کے ساتھ کھیلنے کی شوقین تھی، اسی لئے اس کے والد اس کو اس کے بڑے بھائی کے ساتھ بھیجا کرتے تھے تاکہ بہت سے پرندے دیکھے۔

اس نے ایک روز وہاں ایک پرندہ دیکھا جس کی خوبصورت شکل اسے پسند آئی اور وہ جسم میں چھوٹا تھا اور اس کا سر اور دم سیاہ تھی اور اس کی پیٹھ نیلگوں بھوری تھی اور اس کا سینہ ایسا ہی تھا، عدیلہ نے اپنے بھائی کی نظر اس خوبصورت

پرندے کی طرف پھیرا۔ اوراس سے درخواست کی کہ اس کے متعلق اسے کچھ بتائے اس نے اس سے کہا، عدیلہ! تم اسے پہچانتی ہو اوراس کا نام جانتی ہو، اس نے بہت سے پرندوں کا نام لیا اوراس پرندے کا نام نہیں لیا، اورآخر میں اس سے کہا کہ اے عدیلہ یہی عندلیب ہے اس نے کہا کہ یہ نام میں نے اس سے پہلے نہیں سنا اسی لئے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی،

اس نے کہا کہ اس پرندے کا ایک دوسرا نام ہے وہ بلبل ہے۔

عدیلہ خوشی سے جھوم اٹھی اوراس نے کہا کہ ہاں یہ نام میں نے سنا ہے اور جانتی ہوں کہ وہ ایک گانیوالا پرندہ ہے پھر گاتا کیوں نہیں ہے؟

اَلْعَنْدَلِیْبُ بُلْبُل (۲)

هَزُلَ، دبلا ہوا، واحد مذکر غائب، ماضی باب کرم۔ اَلْحَانُ، آواز واحد لَحْنٌ، المطربۃٌ، خوش کن، دل کش، اسم فاعل مونث باب افعال یَسْتَوْقِفُ، ٹھہرا دیتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب استفعال، توارٰی چھپ گیا واحد مذکر غائب ماضی باب تفاعل۔ اَوَاسِطُ، درمیانی واحد اوسط

جب بھائی نے عدیلہ کے سوال کو سنا تو اس سے کہا کہ بلبل ابھی نہیں گائے گی کیونکہ وہ قفس میں قید ہے اور جب زیادہ زمانہ قید رہ جائے گی تو اسکا جسم دبلا ہو جائیگا اور کبھی مرجاتی ہے۔

عدیلہ نے کہا پھر ہم اس کی دلکش آواز کب اور کہاں سنیں گے؟ میں اسے سننا چاہتی ہوں، کیونکہ ایک دن مجھے میرے والد نے بتایا کہ وہ اپنی خوش الحانی کی وجہ سے ہر اس شخص کو ٹھہرا دیتی ہے جو اسے سنتا ہے۔

اس کے بھائی نے کہا کہ جب وہ نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے تبھی

گاتی ہے۔

درختوں کی ڈالیوں پر اور اس کا گانا سویرے زیادہ تر اور زیادہ شیریں ہوتا ہے، اس کے دن میں گانے سے اور وہ موسم ربیع کے درمیان میں ہمارے ملک سے ہجرت کر جاتی ہے اور اتر روس اور جرمن کے شہروں میں چلی جاتی ہے اور وہیں بچے دیتی ہے پھر گرمی کے دوران واپس آجاتی ہے عدیلہ زیارت سے خوش ہوئی اور اس نے اپنے بھائی کا اس پر شکریہ ادا کیا۔ اور اس نے چاہا کہ کاش بلبل کو گاتے سنتی اور اپنے واپس مکان آنے کے بعد اپنی ماں اور باپ کو ہر اس چیز کی خبر دیا جسے دیکھا اور جانا، اور اپنے بھائی کی مہربانی اور اس کے اس کو سکھانے کے شوق کا شکریہ ادا کیا۔

الحمامۃ والنملۃ

فاختہ اور چیونٹی

جَدْوَلٌ، نہر ج جَدَاوِل، زَلَّ، پھسل گیا، واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضرب، السِّبَاحَۃُ، تیرنا، تیراکی، تُظَلِّلُ، سایہ حاصل کرتی ہے واحد مؤنث غائب مضارع باب تفعیل، مِثْقَال، ایک چھوٹا سا وزن۔

ایک چھوٹی چیونٹی اپنی غذا فراہم کرنے میں بہت تھک جانے کے بعد پانی کی ایک نہر کے پاس پانی پینے اور آرام حاصل کرنے کے لئے گئی۔ تو اس کا پاؤں پھسل گیا اور پانی میں گر گئی اور اس سے نکل نہ سکی کیونکہ تیرنا نہیں جانتی تھی اور قریب تھا کہ ڈوب جائے۔

ایک سفید خوبصورت فاختہ پانی میں ایک پتھر کے اوپر بیٹھی ہوئی

ہو ئی تھی اور اس نے چیونٹی کو جو پیش آیا اسے دیکھا، اس کا دل اس کیلئے پسیجا اور اسے بچانے کی کوشش کی وہ خشکی کی طرف اڑی اور واپس آئی اور اس کی چونچ میں گھاس کی ایک لکڑی تھی جسے پانی پر خشکی تک پھیلا دیا اور چیونٹی اس سے لٹک کر سلامت باہر نکل آئی۔

اس کے کچھ دنوں بعد فاختہ ایک درخت کی ڈال پر اس کے پتوں سے سایہ لینے اتری اور ایک شکاری دور سے گذرا اور اسے دیکھ لیا اور کھڑا ہو کر اس کی طرف بندوق سیدھی کرنے لگا تاکہ اسے شکار کر لے، اور اس نے اسے دیکھا نہیں کہ اڑ جائے لیکن چیونٹی نے اس فاختہ کو بچا لیا اس نے شکاری کو دیکھا اور اس کے ارادے کو جان لیا اور اس کے بدن میں چڑھی اور جب اس نے اپنی بندوق چلانے کا ارادہ کیا تو اس کو اتنا تیز کاٹا کہ اسے گھبرا دیا اور وہ ہل گیا اور چھرا بہک گیا۔ اور فاختہ کو نہیں لگا بلکہ اس نے اپنے چیونٹی کے ساتھ احسان کے بدلے میں نجات پالیا اور جو ذرہ برابر بھلائی کرتا ہے وہ اسے دیکھتا ہے۔

اَلنَّحلَةُ وَالزُّنبَارُ

شہد کی مکھی اور بھڑ

الزنبار، بھڑ ج زنابیر، رُضاب، لعاب، تھوک، شھد، شہد یشتفی، شفا پاتا ہے۔ واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال العلیل، بیمار، العویل، رونا، اعتداءٌ، زیادتی کرنا، مصدر باب افتعال، الشقاء، بدبختی، خدعةٌ، فریب، دھوکا، طرّا، سب، تمام

بھڑ۔ اے شہد کی مکھی! کون سی چیز لوگوں کو تمہاری محبت میں مشغول

رکھتی ہے میں اپنی شکل کی خوبی کے باوجود تمہاری محبت جیسی محبوب نہیں ہوں میری خوبصورتی کو دیکھ اسے ایک عجیب رنگ نے سنوارا ہے کیوں مجھ جیسی سے عشق نہیں کیا جاتا، بیشک یہ عجیب بات ہے۔

شہد کی مکھی:۔ میرے لعاب میں شہد کی مٹھاس ہے جس سے بیمار شفا پاتا ہے، بھڑ کا کوئی فائدہ نہیں، پھر یہ رونا کیوں ہے۔؟

یہ شکل کی خوبی ایک دھوکا ہے جو برائی کو چھپاتی ہے اور ہر فریب کار تمام اہلِ زمین کے نزدیک برا ہوتا ہے، شکل کی خوبی جس میں نقصان یا برائیاں اور زیادتی ہو اس سے محبت کی امید نہیں کی جاسکتی بلکہ اس سے بدبختی آتی ہے۔

البُومَۃُ

(الّو)

اطال، لمبا کیا، القبرات، چنڈول پرندے، ثقب، بل، سوراخ، بغتۃ یکایک، حفیف، آواز،

ایک بار فرید اپنی بہن سعاد کے ساتھ کھیتوں میں سیر کے لئے نکلا، اور وہ اس سے کمسن بھی اور کم جانکار، جب دونوں ایک بلند پیڑ کے پاس پہونچے تو تو سعاد نے اس پر ایک پرندہ دیکھا جس کے آس پاس بہت سے پرندے اکٹھا ہیں اور اسے اپنی چونچوں سے سخت چونچیں مار رہے ہیں، اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ اے فرید یہ کیا ہے؟ اور اپنے ہاتھ سے ان گوریوں کی طرف اشارہ کیا۔

فرید نے اس منظر سے تعجب کیا اور تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد کہا،

اے سعاد یہ الّو ہے جسے چنڈول چونچیں مار رہے ہیں کیونکہ الّو ان کا

سب سے بڑا دشمن ہے۔

سعاد نے کہا الو ضرور مردہ ہوگا، کیونکہ چنڈول سے بڑا ہے اور چنڈول کو مار سکتا ہے یا اڑ کر بھاگ سکتا ہے۔

فرید نے کہا نہیں سعاد! وہ زندہ ہے، لیکن وہ دن میں اڑتا نہیں اس لئے کہ آفتاب کی روشنی اس کی آنکھوں پر سخت ہے اس لئے وہ رات ہی میں اڑتا ہے اور پورے دن کسی درخت یا دیوار کے شگاف میں چھپا رہتا ہے تاکہ نظر سے پوشیدہ رہے۔

سعاد نے کہا کہ الو چنڈولوں کا بڑا دشمن کیوں ہوتا ہے؟ فرید نے جواب دیا اس لئے کہ وہ رات میں نکلتا ہے اور چھوٹے پرندوں کو تلاش کرتا ہے اور انہیں میں چنڈول ہے اور ان پر اچانک حملہ کرتا ہے اور انکو مار ڈالتا ہے، کیونکہ وہ اڑتا ہے بغیر اس کے کہ اس کے دونوں پروں کی آواز سنی جائے۔

مَزِيَّةُ التَّصْوِيرِ

نقاشی کی خوبی

خانٌ، سرائے، یرقُبُ، انتظار کرتا ہے، مضیف، میزبان، اختَلَی، تنہا ہوا، فعل ماضی باب افتعال، عُمَّالٌ، کارندے، واحد عاملٌ، سَلَبَ چھین لیا واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نصر۔

ایک مصور سفر کر رہا تھا۔ اور اپنے ساتھ سکوں کی ایک بڑی مقدار ایک تھیلی میں رکھے ہوئے تھا جسے اپنی گردن کے آس پاس لٹکا رکھا تھا، وہ ایک رات ایک شہر میں اترا جس میں کوئی سرائے نہیں پایا اور اسے ایک باشندے

نے اپنا مہمان بنالیا اور جب اس نے دیکھا کہ وہ یہ بہت سامال لادے ہوئے ہے تو رک کر انتظار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سوگیا اور وہ اس کے کمرے میں آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے داخل ہوا کہ وہ بیدار نہ ہو جائے، اور اس کا مال لے لیا اور اس (مسافر) کو نرمی اور آہستگی سے اٹھایا اور گھر سے دور راستہ میں ڈالدیا۔ جب وہ سویرے نیند سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو راستہ میں پڑا پایا اور اس کے ساتھ مال نہ تھا۔ وہ حاکم کے پاس گیا اور اپنے معاملے کی شکایت کی، حاکم نے اس سے پوچھا " تو جانتا ہے کہ رات تیرا میزبان کون تھا"، اس نے کہا "نہیں"، لیکن میں ماہر مصور ہوں میں اسکے گھر کے لوگوں کی جس میں میں تھا تصویر بنا سکتا ہوں تو آپ یا آپ کا عملہ انہیں پہچان لے گا۔

پھر وہ مصور ایک کمرے میں تنہا ہو گیا اور اس بے ایمان خاندان کے تمام افراد کی تصویر بنادی، وہ تصویر شہر والوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے ان کو پہچان لیا اور ان (افراد) کو حاکم کے پاس لائے۔ اور انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور مال اس کے مالک کو واپس کیا۔ حاکم نے انکو سخت سزادی کیونکہ انہوں نے اس شخص کے ساتھ خیانت کی جس نے انہیں اپنے جان و مال کا امین بنایا تھا۔

أهل الصين

چین کے لوگ

فطس، چپٹی ناک والے۔ واحد: افطس، منحرفة، ٹیڑھی جھکی ہوئی
یجتذب، کھینچنا، مائل کرنا، افتعال، یسترسل، لٹکنا، استفعال، مرسلة،
لٹکائی ہوئی، اسم مفعول، فواجین: برش، یغمس: ڈبونا، ضرب، عرض پیش کرنا
ضرب، احذیة: جوتے و، حذاء، یخلع، اتارنا، فتح، الدمی، گڑیا۔ و
دمیة، برقشة: رنگنا، رنگوں سے آراستہ ہونا، ضفیرۃ، چوٹی، ج ضفائر،
شائعة، رائج، پھیلی ہوئی۔ نهضة، ترقی، بیداری

اہل چین خلقت (صورت شکل) میں ہمارے ملک والوں کی طرح نہیں ہیں، کیونکہ وہ زرد رنگ والے چپٹی ناک والے ہیں اور ان کی آنکھیں ٹیڑھی ہوتی ہیں لیکن ان کے بال کالے چمکدار اور جاذب نظر ہوتے ہیں۔

جب تک بچے چھوٹے رہتے ہیں ان کے بال نہیں کاٹے جاتے، یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو لوگ ان کے سر کو مونڈ دیتے ہیں بیچ کے حصہ کو چھوڑ کر اس میں بال چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ لمبا ہو جاتا ہے اور لٹکا رہتا ہے تو اس کو چوٹی بنا دیتے ہیں جو پیٹھ پر لٹکی رہتی ہے، جیسا کہ ہمارے ملک کی عورتوں کا طریقہ ہے اور مدرسوں میں لکھنے کے لئے قلم نہیں بناتے بلکہ چھوٹے چھوٹے برش استعمال کرتے ہیں انہیں روشنائی میں ڈبوتے ہیں اور جب شاگرد اپنا سبق پیش کرتا ہے (سناتا یا پڑھتا) ہے تو کھڑا ہوتا ہے اور استاذ کی طرف پیٹھ پھیرتا اور پڑھتا ہے۔

لڑکیاں لوہے کی چھوٹی جوتیاں پہنتی ہیں اور اسے کبھی نہیں اتارتیں، تو انکے جسم بڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے قدم بڑے نہیں ہوتے، کیونکہ اہل چین کے نزدیک

پاؤں کا بڑا ہونا عام لوگوں (گنواروں) کے اطوار میں سے ہے۔

یہ طریقے موجودہ صدی سے پہلے رائج تھے۔ لیکن آخری انقلاب جو اس صدی کے ابتداء میں ہوا اس کے بعد نئی تحریک پیدا ہوئی تو بہت سی پرانی عادتیں دور ہو گئیں اور چین والے تہذیب و تمدن اور رسم و رواج میں دوسرے ملکوں کی طرح ہو گئے۔ چین والوں کو گڑیاں بنانے میں بڑی مہارت حاصل ہے اور وہ ہاتھی دانت یا لکڑی کی صورتیں ہوتی ہیں۔ کاغذ اور ریشم پر نقش ونگار اور رنگ برنگ کے چینی برتن بنانے اور ان پر ابھری ہوئی تصویریں بنانے میں بھی (مہارت حاصل ہے جو ان کے احوال و عادات کا خاکہ کھینچ دیتی ہیں۔

اَلْاَمَانَةُ كَنْزٌ

(امانت ایک خزانہ ہے)

سَرِیّ: سخی، صاحب شرف و مروت، ج أَسْرِيَاءُ، يستجدی، عطیہ مانگنا استفعال، حاجة، ضرورت، ج حاجاتٌ، التقط، زمین سے اٹھانا، افتعال معجب، خوش، الكراء، کرایہ، مزدوری، الحياكة، کپڑا وغیرہ بننا، حاکۃ، کارگر راتب، تنخواہ ج رواتب، رغدٌ، آسودہ حالی، جاد، سخاوت کرنا، نصر

ایک چھوٹا لڑکا راستہ میں ایک امیر کی طرف بڑھا جو اس کے پاس سے گذر رہا تھا اور بخشش کے طور پر اس سے کچھ طلب کیا جس سے اپنی حاجت پوری کرے تو اس نے اس کو ایک قرش دیا اس لڑکے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے لے لیا اور اس کے لئے دعاء خیر کی اس احسان و بخشش پر جو اس نے اس پر کی

جب امیر اس لڑکے سے چند قدم دور ہو گیا اس کے روپیوں کی تھیلی گر گئی، لڑکے نے اسے گرتے ہوئے دیکھ لیا تو گیا اور اس کو اٹھالیا اور مالدار کی طرف تیزی سے دوڑا اور اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھایا "یہ آپ کے روپیوں کی تھیلی ہے اے امیر سردار جو آپ سے گر گئی تھی تو میں نے اسے اٹھالیا اور آپ کے پاس لایا ہوں" اس رئیس نے اس جیسے غریب لڑکے کی امانتداری پر تعجب کرتے ہوئے تھیلی لے لی اور کہا اے میرے بیٹے! تو اپنی اس امانتداری کے بدلے میں مجھ سے کیا چاہتا ہے کہ میں تجھے نقد رقم دیدوں یا تیرے لئے کوئی کام مہیا کر دوں، لڑکا بولا اے میرے سردار! روزی کمانے کے لئے کام کرنا نقد روپئے سے زیادہ بہتر ہے میں اسے لوں گا۔ اور بہت جلد ختم ہو جائے گا اور میری ضرورت باقی رہ جائے گی۔ اس کے جواب نے رئیس کو خوش کر دیا جیسا کہ اس کی امانتداری نے اسے خوش کیا تھا۔ اس نے اسکو اپنے کپڑا بننے کے کارخانہ میں مزدوری پر طالب علم رکھ لیا وہ اس میں کپڑا بننا سیکھنے لگا چند سال بعد یہ لڑکا کارخانہ کے کاریگروں میں سب سے زیادہ تجربہ کار ہو گیا اور تنخواہ کے اعتبار سے سبھوں سے زیادہ ہو گیا اور آخر میں سارے کاموں کی نگرانی اس کے ہاتھ آگئی، اس کی تجربہ کاری، خلوص اور اس کی امانتداری کی وجہ سے وہ آسودگی و خوش حالی میں زندگی بسر کرنے لگا۔

اَلنَّمِرُ

چیتا

چیتا ج مُور، انمار، یفترس، شکار کرتا ہے، پھاڑ دیتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال، الضخم، بھاری بھرکم، فریسۃ، شکار، موطن رہائش گاہ، ارقط، دھاری دار،

چیتا ایک جانور ہے جو صورت میں بلّی کے مشابہ ہوتا ہے، لیکن وہ جسم میں اس سے بڑا اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ طاقتور انسان اور بھاری بھرکم جانور کو پھاڑ ڈالتا ہے اور ہر مخلوق اسے دیکھ کر اس سے فرار ہوتی ہے کیونکہ وہ اس چیز کو قتل کردینے کا شوقین ہے جو اسے مل جائے کوئی وجہ ہو یا نہ ہو برخلاف شیر کے، اس لئے کہ وہ کسی جانور کو نہیں مارتا مگر جب بھوکا ہو۔

اور چیتے کی جلد دھاری دار اور سیاہ نشانوں سے نشان زدہ ہے جو اس کی پیٹھ سے اس کے پیٹ تک دراز ہوتے ہیں اور اس کے لمبے پنجے جنھیں وہ حملے کے وقت ظاہر کرتا ہے اور دانت ہیں جو اس کے شکار کی ہڈیوں کو پھاڑ دیتے ہیں اور وہ دوسرے جانوروں کی طرح دوڑتا نہیں بلکہ لمبی جست لگاتا ہے جس سے اس کا حملہ زیادہ کڑا اور سخت ہو جاتا ہے۔

چیتے کا وطن ہندوستان ہے اور گھنی جھاڑیوں میں رہتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ پانی سے قریب ہوں، یہاں تک کہ جب اپنا شکار تلاش کرنے نکلتا ہے اور شکاریوں کو اپنی طلب میں دیکھ لیتا ہے تو تیزی کے واپس ہو جاتا ہے اور اپنی

جھاڑی میں جا پہونچتا ہے، اس سے پہلے کہ کوئی اسے پائے۔

اور ہندوستان میں شکاری اس کے شکار کے لئے ہاتھیوں کی پیٹھ پر سوار ہوکر اور ہتھیار پوش ہوکر نکلتے ہیں اور جب انہیں اپنے اوپر آتے دیکھتا ہے تو جھاڑی میں گھس جاتا ہے تاکہ اس کے اندر چھپ جائے، لیکن ڈالیوں کی لہر اس کی جگہ پر چغلی کھاتی ہے تو اس پر گولی چلاتے ہیں اور وہ ڈھیر ہوکر بے حرکت ہو جاتا ہے، وہ اور ہاتھی دو جھگڑالو دشمن ہیں، ان میں ہر ایک دوسرے سے ڈرتا ہے لیکن جب یکجا ہو جاتے ہیں تو دونوں میں سخت لڑائی ٹھن جاتی ہے، چیتا ہاتھی کے سونڈ سے لٹک جاتا ہے اور ہاتھی اسے اپنے پاؤں کے نیچے ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے پھر اس پر بھرپور حملہ کرتا ہے اور بری طرح مار ڈالتا ہے۔

هَدِيَّةُ الْفِيْرَانِ

چوہوں کا تحفہ

براعة، مہارت، مداعبہ، بہلانا، الانتقام، بدلہ لینا، حرمة، عزت احترام، یتقزز ناپسند کرتا ہے۔ بچتا ہے۔

ایک عورت کے پاس ایک خوبصورت بلّی تھی جو اس کے چوہوں کے شکار میں مہارت کی وجہ سے اس سے بہت پیار کرتی تھی اور تنہائی کے اوقات میں اس سے کھیل کر تسلی حاصل کرتی تھی ایک روز بلی باہر نکلی اور اپنی عادت کے مطابق واپس نہیں آئی عورت اس پر پریشان ہوئی اور اسے ڈھونڈنے نکلی اور اسے راہ میں اس کے سر میں گولی کی وجہ سے مقتول پایا تو اس پر سخت غمگین ہوئی اور کچھ دنوں بعد اسے خبر ملی کہ اس کے پڑوسی ہی نے بلی کو اپنی ضرورت کے لئے

مارا ہے تو اس کے اس برے فعل سے غصہ ہوئی اور اپنے پڑوسی سے انتقام لینے کے لئے پکا ارادہ کیا جس نے پڑوس کے احترام کا لحاظ نہیں کیا، تو اس نے چوہوں کے لئے چوہے دانیاں خریدیں جن سے پچاس سے زیادہ چوہے شکار کئے پھر چوہوں کو ایک بڑے صندوق میں رکھا اور اس پر اپنے پڑوسی کا نام لکھا اور اس کے پاس ڈاک سے بھیج دیا

اور جب اس شخص نے صندوق حاصل کیا تو اس سے خوش ہوا اور اپنے دوست کی طرف سے عمدہ تحفہ سمجھا اور اسے دیکھنے کے لئے کھولا کہ اس میں کیا ہے تو یکایک چوہے نکل کر اس کے سامنے کودنے لگے اور کمرے کے اطراف میں پھیل گئے اور وہ اس برے منظر سے اور وہ اس چال کا سبب نہیں جانا پھر صندوق میں توجہ دیا اور ایک کاغذ دیکھا جس میں آئندہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

تم نے میری بلی کو مار ڈالا اور مجھے اس کے وجود سے محروم کر دیا، اس لئے میں نے تمہیں ان چوہوں کا تحفہ بھیجا ہے جو بغیر پاسبان تیرے مکان میں اکڑنے لگے اُس شخص نے اس تکلیف پر صبر کیا جسے اس نے اپنے برے فعل کا سچا بدلہ سمجھا۔

اَلمَرَاكِبُ

کشتیاں

الشراعیہ، بادبانی کشتی، مبالیۃً پرواہ کرتے ہوئے، یلاطم، تھپڑ مارتی ہے صَدَمَ، ٹکرایا فعل ماضی واحد مذکر غائب، یماثل برابر ہوتا ہے، نقاء، صفائی۔

پہلے زمانے میں تمام کشتیاں لکڑی سے بنائی جاتی تھیں اور بادبان سے چلا کرتی تھیں اور بادبانی کشتیاں نام رکھی جاتی تھیں اور ہمارے اس زمانے میں ان

میں بہت سی کشتیاں سخت لوہے سے بنائی جاتی ہیں اور بھاپ سے چلتی ہیں اور ان کا نام دخانی کشتیاں رکھا جاتا ہے۔

اور بعض بڑی کشتیاں سیکڑوں لوگوں کو اور بڑے بڑے سامانوں سے بھرے صندوقوں کو لادتی ہیں اور پانیوں میں چلتی اور بڑے بڑے سمندروں کو پھاڑتی ہیں، ان پہاڑ جیسی موجوں کی پرواہ کئے بغیر جوان سے ٹکراتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان ممالک تک پہونچتی ہیں جن کا سامانوں کے ساتھ سوار قصد کرتے ہیں اور اپنے سفروں میں کبھی کبھی دسیوں دن رہ جاتی ہیں، کیونکہ وہ ریل گاڑی سے بہت کم رفتار ہوتی ہیں اور سمندروں میں بڑے فاصلے طے کرتی ہیں اور ان کے پیچھے ایک آلہ ہوتا ہے جس کا نام پتوار ہے، اسے ناخدا جیسے چاہتا ہے پھراتا ہے۔

اور جب دریا جوش میں ہو تو کشتی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف جھک جاتی ہے لیکن ڈوبتی نہیں مگر جب کسی چٹان سے ٹکرا جائے اور اس میں ایسا شگاف کھل جائے جس میں پانی داخل ہونے لگے تو ڈوب جاتی ہے۔

اور ہر کشتی کا ایک نام ہے جس سے وہ پہچانی جاتی ہے۔ اور جو لوگ اسمیں کام کرتے ہیں ملاح نام رکھے جاتے ہیں اور وہ بڑے طاقتور ہوتے ہیں، کیونکہ سمندر کی ہوا کے برابر صفائی اور عمدگی میں کم ہی کوئی ہوا ہوتی ہے۔ اور ان ملاحوں کا سردار کپتان ہے اور وہی کشتی میں حاکم ہوتا ہے اسکا حکم ہر اس شخص پر چلتا ہے جو اس جہاز میں ہے یہاں تک کہ سواروں میں بھی اسی کا حکم نافذ ہوتا ہے۔

ساعة الحائط والمزولة

(دیوار گھڑی اور دھوپ گھڑی)

برج، برج، ج ابراج، بروج۔ قمّة، چوٹی، مزولة، دھوپ گھڑی
یتکل، بھروسہ کرتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال۔ تستعین، تومدد لیتی ہے
معتمد کا، بھروسا کرنا اسم فاعل باب افتعال۔

ایک بڑے مکان کے باغیچہ میں ایک دھوپ گھڑی تھی جو وقت بتاتی تھی اور عمارت کے اندر ایک بلند برج تھا جس کی چوٹی میں ایک بڑی گھڑی باغیچہ میں جھانک رہی تھی۔ ایک بڑے ابر آلود دن میں گھڑی نے دھوپ گھڑی سے کہا کیسے تم بیکار اپنی اس جگہ کھڑی رہنا پسند کرتی ہو، تم ان میں سے ہو جو دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، لہٰذا تم اپنا کام نہیں کرسکتی ہو اور وقت نہیں بتا سکتی ہو مگر جب تمہارے اوپر آفتاب روشن ہو، رہی میں! تو میں رات و دن جاڑا گرمی اپنے اوپر بھروسہ کرکے اپنا کام کرتی ہوں، میں لوگوں کو ان کے کام اور آرام ان کے کھانے نماز پڑھنے اور سونے کا وقت بتاتی ہوں، سنو میں یہ بجا رہی ہوں، ایک دو تین چار اور تم تو تم سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کرتا مگر جب تمہیں دیکھنے کے لئے آئے۔

پھر بادل کے اوٹ سے آفتاب نکلا اور ظاہر ہوا کہ گھڑی آدھا گھنٹہ برابر پیچھے ہے۔ اور اس وقت دھوپ گھڑی اپنی پڑوسی کی غلطی کا مذاق اڑاتے ہوئے مسکرائی اور کہا تم کام کرتی ہو اور غلطی کرتی ہو اور جو تم پر اعتماد کرتا ہے اسے

غلطی میں ڈال دیتی ہو، لہٰذا تم سے انہیں نقصان ہی ہوتا ہے، گھڑی نے کہا انسان کا کام کرنا اور غلطی کرنا عیب نہیں ہے۔ لیکن عیب یہ ہے کہ اپنے کام میں اپنے غیر پر بھروسہ کرے۔

اَلْاِسْفَنْجُ

اسپنج

تاق، شوق کیا۔ اعماق، گہرائیاں واحد عمق۔ الغواصون، غوطہ خور ماضی، تیز۔ اعناق، گردنیں واحد عنق، المادۃ، مادہ، چیز۔

اسماعیل ایک ہوشیار لڑکا تھا جب کسی چیز کو دیکھا تو اس کے بارے میں بہت سوال کرتا تھا، اس دوران میں کہ وہ ایک بار اسپنج کے ایک ٹکڑے سے اپنا قلم صاف کر رہا تھا اور وہ مکان میں لکھ رہا تھا، اپنی عادت کے مطابق بحث کا شوق کیا اور اپنے والد سے اس کے ہونے کی جگہ اور اسکے بنانے کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ اس کے والد ہنسے اور کہا۔ اے اسماعیل، اسپنج بنانا انسان کے بس میں نہیں ہے وہ صرف اللہ کی کاریگری ہے، کیونکہ وہ ایک جانور ہے جو سمندروں کی گہرائیوں میں رہتا ہے جب اس سے نکالا جاتا ہے تو مر جاتا ہے اور اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے اسماعیل مدہوش ہوگیا جیسے مانتا نہ ہو، پھر سوال کیا اے ابا؟ کیسے دیکھا جاتا ہے؟ اور کیا وہ شکار کیا جاتا ہے جیسے مچھلی شکار کی جاتی ہے؟ اس کے ابا نے جواب دیا، اسپنج ایک پودا ہے جو اپنی جگہ برقرار رہ کر بڑھتا ہے اور اسی لئے غوطہ خور اس کی تلاش میں سمندر کی پچاس ہاتھ سے زیادہ گہرائیوں میں

غوطہ لگاتے ہیں اور اسے ان چٹانوں سے جس پر بڑھتا ہے تیز چاقو سے بڑی جلدی سے کاٹتے ہیں اور اپنی گردنوں میں لٹکے ہوئے تھیلوں میں رکھ لیتے ہیں پھر پانی سے اوپر چڑھتے ہیں اور اسے ریت کے اوپر ٹیلہ بنا کر رکھتے ہیں اور اپنے پاؤں سے کھرچتے ہیں تاکہ اس حیوانی مادے سے الگ ہو جائے جو اس پر ہے پھر اس کے بعد کھولتے پانی میں ایک زمانہ رکھا جاتا ہے تاکہ اس کی حیوانی بدبو زائل ہو جائے۔

لَا تَصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهٖ

(نااہل کیساتھ بھلائی نہ کرو)

طَائِشٌ بے عقلی (دمک) ٹھٹھرنا۔ یَبقیٰ۔ باقی رہتا ہے، قَطَّ، کاٹنا۔ احذر، توبیخ، پرہیز کر۔ لئیم، کمینہ، ج لِئَامٌ۔

ٹھٹھر گیا۔ جاڑے کے ایک دن میں سانپ کا ایک بچہ گذرا اور اسے ہٹانے کے لیے تیار ہوا اور اسے دوڑتا ہوا مکان کی طرف لایا اور اسے گرم کیا اس کے عقل کی کمی کو دیکھو اور جب جانور نے اپنے آس پاس گرمی محسوس کیا اور موت کے زہر اسکے پورے بدن میں پھیل گئے۔

اور اپنی دونوں آنکھیں کھولیں اور اپنا سر ہلایا، بیچارے لڑکے کو قتل کرنا چاہتا تھا اس کا باپ فوراً اس کے پاس آیا اور اس کا سر کاٹ دیا اور غصہ ہو کر اسے اپنے جوتوں سے روند دیا۔

اور کہا کہ بیٹے! کسی کینے سے ملو تو بچو اور نااہل کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔

أيّ مِهْنَةٍ تُحِبُّ

کون سا پیشہ پسند کرتے ہو؟

یتجاذب، بات کرتا ہے، یحترف پیشہ کرتا ہے، اوالی، میں مسلسل کروں گا۔
المساحل، ریتیاں۔ اثاث، مکان کے سازوسامان۔ منقر، رخانی، انھض، میں اٹھوں گا۔
الکلأ، گھاس، النضیر، شاداب، افدان، میں ہل چلاؤں گا، بقول، سبزیاں۔

صوبہ بنوسویف کے ایک گاؤں میں ایک غریب کسان کو عشاء کے بعد سونے سے پہلے اپنے لڑکوں سے بات کرنے کی عادت تھی۔
اور کسان ہوشیار تھا اسی لئے ایسے ہی موضوعات کو پسند کرتا تھا جس سے ان کی تعلیم ہو، اور ایک رات سب سے چھوٹے سے سوال کیا اور وہ شعبان ہے اور اس کی عمر سات سال تھی اس پیشے کے بارے میں جس کا وہ شوق رکھتا ہے، اس کے مکتب کی تعلیم پوری کرنے کے بعد شعبان نے کہا میں لوہار بننا چاہتا ہوں اور میں آبادی میں ایک عمدہ دکان بناؤں گا اور اس کے ایک گوشے میں بھٹی لگاؤں گا اور اس کے دونوں طرف ایک دھونکنی اور ایک نہائی لگاؤں گا اور آگ بھڑکاؤں گا اور اسمیں لوہا رکھوں گا اور برابر دھونکنی سے پھونکوں گا یہاں تک کہ لوہا سفید ہو جائے پھر اسے پیٹوں گا اور اپنی نظر کو لال چنگاری کے دیدار سے جو ہتھوڑے کے نیچے سے اڑتی ہے

لطف اندوز بناؤں گا۔ اور نرم لوہے سے کلہاڑیاں اور لگام اور زنجیریں اور پھاوڑے اور کیلیں اور ریتیاں اور رندے، اور لوہے کے نعل وغیرہ بہت سی چیزیں بناؤنگا۔

اور جب یونس سے سوال کیا اور اس کی عمر ۹ سال تھی کہ کس چیز کا شوق رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ میں بڑھئی بننا چاہتا ہوں اور میں مکانات کی ضروریات کے بنانے میں اپنے بھائی شعبان کا شریک رہوں گا یعنی جنگلے اور دروازے اور الماریاں اور چھتیں اور مکان کے سامان اپنے آرے اور بسولے اور رندے اور رخانی سے۔

اور جب تُمر سے سوال کیا گیا اور وہ اسحاق تھا اور اس کی عمر گیارہ سال تھی تو اس نے کہا کہ میں کاشتکار بننا چاہتا ہوں، میں سویرے اپنے بستر سے اٹھونگا اور پرندوں کا گانا سننے نکل جاؤں گا اور خوبصورت شاداب سبز گھاس کے دیدار سے لطف اندوز ہوں گا، اور گائے گھوڑے اور بکریوں کو کھلاؤں گا اور ہل چلاؤنگا اور کاشت کروں گا اور اپنی محنت کے پھل کاٹوں گا یعنی غلے اور سبزیاں اور روئی اور ہر قسم کے پھل۔

اَلْقَاهِرَۃُ وَالْاِسْکَنْدَرِیَّۃُ

قاہرہ اور اسکندریہ

استقبال، سامنا کرنا، المسارب، نالیاں، شرع، فرضۃ کنارہ، ساحل اھمیۃ، بڑائی۔

قاہرہ ۔ میری سمندری دوست تم تری اور بارش کے زمانے میں کیسی ہو؟

اسکندریہ ۔ میں بخیر و عافیت ہوں۔ مجھے بارش نقصان نہیں پہونچاتی کیونکہ میں برابر اس کے استقبال کے لئے تیار رہتی ہوں اور اس کے لیے میں نے زمین کے اندر نالیاں بنالی ہیں جس کی وجہ سے میرے اوپر کچھ رہ نہیں جاتا۔

لیکن تم تو تمہاری تکلیف کیچڑ کی زیادتی کی وجہ سے بہت بڑی ہے جب بارش ہو جائے
قاہرہ ۔ ان نالیوں پر ناز نہ کرو ظاہر ہوتا ہے کہ تم جاہل ہو کہ میں نے اس سے بہتر بنائی ہیں جن کی وجہ سے تم سے بہت خوبصورت اور صاف ہوں اور میں افریقہ کا سب سے بڑا شہر بن گیا ہوں ۔
اسکندریہ ۔ رہی خوبصورتی تو میرے اندر زیادہ تر ہے اور رہی بڑائی تو اس میں تو یگانہ ہے اور یہ کوئی بڑی چیز نہیں ، میری تجارت اور میرے ساحل پر بڑی بڑی لنگرانداز کشتیوں کو دیکھو کیا یہ سب میری عظمت و اہمیت کی مقدار پر دلالت نہیں کرتے ؟
قاہرہ ۔ عظمت اللہ کے لئے ہے ، میں حکومت کا مرکز اور کاروبار کی بنیاد ہوں اور میرا حکم ملک کے تمام شہروں میں نافذ ہے اور تم انہیں میں ہو ۔ لہٰذا خادم کے لئے اچھا نہیں کہ اپنے آقا پر بڑائی کرے ۔
اسکندریہ ۔ اگر ملک کے تمام شہر تمہارے خادم ہیں لیکن میں خادم نہیں ہوں کیونکہ حکومت کے لوگ گرمی کے دن میرے پاس گذارتے ہیں اور وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ میری ہوا تم سے زیادہ عمدہ اور لطیف ہے ۔
قاہرہ ۔ گرمی کے مہینے بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اس میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوتا وہ فرصت اور آرام کا وقت ہوتا ہے ۔ شہر کو کچھ نہیں دیتا ۔ لیکن جاڑا تو اس میں تجارتی کاموں کی حرکت بڑھ جاتی ہے اور سیاح آتے ہیں اور تمہارے پاس سے گذر کر جلدی سے میرے پاس آجاتے ہیں ۔

القاهرة والإسكندرية

قاہرہ اور اسکندریہ (۲)

العتيقة۔ پرانی، مقابر، قبریں، قبرستان، عريقة، ڈوبی ہوئی۔ اصیل پرانی، قصبة، راجدھانی، المسلة، فرعونیوں کا بنایا ہوا ستون۔ درس، مٹ گیا۔ مولی آزاد کردہ غلام، ثلثمائة، تین صدی،

اسکندریہ ۔ اے قاہرہ تم میں کیا مناظر دیکھتے ہیں، حالانکہ نہیں ہیں تمہارے پاس مگر پرانی قبریں اور کچھ پرانے لوگوں کے آثار۔

قاہرہ ۔ میں نئے اور پرانے آثار سے بھری ہوں جیسے جیزہ اور ابوالہول کے اہرام اور سقارہ کے اہرام اور خلفاء کے قبرستان اور مساجد جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ سب تمہیں دکھائیں گے میں بڑائی اور شرف میں ڈوبی ہوئی ہوں۔

اسکندریہ ۔ میں بڑائی میں تم سے پرانا ہوں اس لئے کہ مجھے سکندر اعظم نے عیسیٰ کی پیدائش سے پہلے بنایا ہے، اور انہیں سے میں نے اپنا نام لیا ہے اور میں مصری شہروں کا مرکز تھا اور میرے پاس کھمبوں کے ستون ہیں جو اس پر شاہد ہیں۔

قاہرہ ۔ میں اس اسکندریہ اور اس کے باپ سے زیادہ پرانی ہوں۔ کیونکہ مطریہ فرعونیوں کے زمانے میں مصر کی راجدھانی تھا اور جو ستون اب تک برقرار ہیں اس پر شاہد ہیں۔

اسکندریہ ۔ بیشک مطریہ اس وقت کے بعد دفن کر دیا گیا اور ایسے ہی فسطاط مٹ گیا جسے عمرو بن عاص نے بنایا تھا۔ لیکن تم تو تمہیں معز الدین کے غلام

جوہر نے میرے بعد بنایا ہے تقریباً تیرہ سو سال پہلے۔

قاہرہ ۔ آپس میں ناز کرنے سے ہمیں فرصت دو، اس لئے کہ ہم میں سے ہر ایک پر بہت سے حالات اور زمانے پلٹا کھائے ہیں اور اب ہم ایک ہاتھ اور ایک دل ہیں۔ ہمیں دوری ہی جدا کرتی ہے ہمیں دو محبوب نہیں بن کر رہنا چاہیے۔

اسکندریہ ۔ میں تم پر اپنی جان و مال نثار کروں گا اور تم سے ہر دشمن کو جو میری سمت سے آئے گا ٹالوں گا تاکہ تو سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

اَلْاَسَدُ وَالثَّعْلَبُ

شیر اور لومڑی

متنعم، خوش عیش، تھاب، ڈرتا ہے، اشرف، جھانکا نزدیک ہوا۔ تمارض، بیمار بنا۔ اعتزل، الگ ہوا، جدا ہوا، متردد، پریشان، تردد کرنے والا۔ تأنس ہم انس حاصل کرتے ہیں۔ عوّل۔ چیخا رویا، چلایا۔ عوّل علی۔ اعتماد کیا۔

ایک شیر ایک جگہ رہتا تھا جس میں بہت سے درخت تھے۔ اور وہ خوش عیش اور معزز تھا، بیابانوں میں تمام جانور اس کے سخت حملے کیوجہ سے اس سے ڈرتے تھے اور جب بوڑھا اور کمزور ہو گیا اور اپنی طاقت سے شکار نہیں کر سکا جیسا کہ اپنی طاقت کے زمانے میں تھا۔ یہاں تک کہ موت کے نزدیک ہو گیا تو اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے حیلہ کا ارادہ کیا۔ اور بیمار بن گیا اور ایک غار میں الگ رہنے لگا، یہاں تک کہ جب جانور اس کی زیارت کے لئے آتے تو انہیں دھوکے سے مار ڈالتا اور اسے غار کے اندر پھاڑتا اور کھا جاتا اور ایک دن ایک لومڑی آئی

اور غار کے دروازے پر اندر جانے اور واپس ہونے میں تردد کرتے ہوئے کھڑی ہوئی یہاں تک کہ شیر نے اسے دیکھ لیا اور کہا کہ اے ابوالحصین تمہیں خوش آمدید ہو کیا بات ہے کہ تم اندر نہیں آتیں تاکہ ہم تم سے تنہائی اور بیماری کی حالت میں انسیت حاصل کریں اور اگر میں تندرست و سالم ہوتا تو تمہاری ملاقات کے لئے نکلتا اس وجہ سے جو میرے نزدیک تمہاری قیمت اور لحاظ ہے، لومڑی نے کہا میں جانور کے سردار کی عیادت کے لئے آئی ہوں اور میں اندر آنے اور بیٹھنے کے لئے آئی تھی تاکہ اسے دلاسا دوں اور اس کی تکلیف ہلکی کروں، مگر میں بہت سے پیروں کے نشانات دیکھتی ہوں جو اندر گئے اور باہر نہیں آئے، اور اسی لئے میں اپنے سردار کی حالت دریافت کرنے پر بس کرتی ہوں، اللہ سے اس کی سلامتی کی امید رکھتے ہوئے اور پھر وہ اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے واپس ہوئی جو دوسروں کو حاصل ہوا۔

الشَّایُ

چائے

منعش، فرحت بخش۔ بری، بیابانی، یغرس، بوتا ہے۔ مغرس، وندانہ دار، یعتبر، مانا جاتا ہے، یجنی، توڑا جاتا ہے، الحول، سال۔ الخلاصۃ، جوہر، تجفف، سکھائی جاتی ہے، تصدر، برآمد کی جاتی ہے۔

چائے سے ایک فرحت بخش پینے کی چیز بنائی جاتی ہے کھولتے ہوئے پانی کو اس کے پتوں پر رکھنے کے ذریعہ۔

اور اس کا اصل وطن ملک چین ہے اور وہ اب جاپان اور ملک ہندوستان

کے کچھ سمتوں جیسے آسام وسیلون میں پیدا ہوتی ہے۔

اور وہ ابتداء میں بیابانی جھاڑیوں میں بلند پودے اگتے تھے لیکن اب اس کے فائدے پہچان لئے گئے ہیں اور لوگوں نے اس کی کاشت پر توجہ دی ہے وہ اسے خاص باغوں میں بوتے ہیں اور اس کے درختوں کو بڑھنے کے لئے چھوڑ نہیں دیتے بلکہ کچھ چھوٹے ہوں تو انہیں چھانٹ دیتے ہیں تاکہ ان کے پتے بڑھ جائیں۔

اور چائے کے پودے میں سفید دیکھنے میں خوبصورت خوشبودار پھول ہوتا ہے۔ اور اس کے درمیان میں سفید لکیریں ہوتی ہیں اور پتے تو وہ چھوٹے وندانہ دار ہوتے ہیں اور اس کا پودا پورے سال برابر رہتا ہے اور اسی لئے چائے کو سدا بہار پودا مانا جاتا ہے۔

اور درخت سے پتے توڑے نہیں جاتے مگر جب درخت اپنی عمر کے تیسرے سال میں پہونچے، اور سال میں تین بار توڑے جاتے ہیں جبکہ پتے تروتازہ ہوں اور پہلے توڑ سے بہترین رنگ وخوشبو اور لذت میں بہترین چائے حاصل کی جاتی ہے لیکن دوسرے اور تیسرے دو توڑ میں کم جوہر اور زیادہ کڑوی ہوتی ہے۔

اور پتے چننے کے بعد دھوپ میں سکھائے جاتے ہیں پھر آگ پر اور وہ سکڑ جاتے ہیں پھر بڑے صندوقوں میں رکھے جاتے ہیں اور تجارت کے لئے برآمد کئے جاتے ہیں

المدعی شیخی باز

اجمۃ، جھاڑی، یخشیٰ ڈرتا ہے۔ المدعی دشمن، دعویدار، استلقی، چت لیٹ گیا بدان، بدن، المیتۃ، مردار، المزاح، مذاق۔

دو شخص بہت سے درختوں کی ایک جھاڑی میں گذرے بس ایک نے زمین پر

درندوں کے پیروں کے نشانات دیکھے اور اپنے ساتھی سے کہا وہ ڈرتا ہے کہ ان پر کوئی درندہ نکلے اور دونوں کو مار ڈالے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں جس سے وہ اپنی حفاظت کریں، دوسرے نے کہا ڈرو نہیں جب تک میں تمہارے ساتھ رہوں تم میری بہادری اور طاقت کی انتہا کو جانتے ہو، اور اس کی بات پوری نہیں ہو پائی تھی کہ دونوں نے آتے ہوئے ریچھ کی آواز سنی تو اس مدعی نے اپنے ساتھی کو چھوڑ دیا اور ایک درخت کی طرف دوڑا اور ریچھ سے فرار ہو کر اس کی چوٹی پر چڑھ گیا اور دوسرا زمین پر چت لیٹ گیا اور اپنی سانس بند کر لیا اور جب ریچھ آیا تو اس کے آس پاس اس کا بدن سونگھتے ہوئے پھرا اور اس میں سانس نہیں پایا اور اس نے سوچا کہ وہ مردہ ہے اور اسے چھوڑ دیا اور واپس ہو گیا کیونکہ وہ مردار نہیں کھاتا۔

اور ریچھ کے جانے کے بعد یہ مدعی درخت سے اترا اور اپنے ساتھی کی طرف آیا اور وہ بڑا شرمندہ تھا اور اس سے مذاق کے طور پر اس کے بارے میں دریافت کیا جو ریچھ نے اس کے کان میں کہا، دوسرے نے جواب دیا یہ دانشمند ریچھ تھا اس نے مجھے بتایا کہ اپنی تعریف کرنیوالا جھوٹا ہے۔ اس کی بات نہیں ماننی چاہئے اور نہ اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اَلْبَبْغَاءُ

طوطا

الف، پایا۔ مانوس ہوا۔ صبیحۃٌ، خوبصورت، یوھم، وہم میں ڈالتا ہے۔

تنھی، پہونچاتا ہے، بکماء، گونگا، القعیدۃ، بیوی، دلہن، قوی، مہمان نوازی، الحقیق

ایک قسم کا ہیرا، طرف، آنکھ، خدود، پردے، فرط، زیادتی، کثرت۔

میں نے اسے خوبصورت دلکش صاف زبان میں بولتے پایا، وہ پرندوں میں شمار کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کی زبان مجھے وہم میں ڈال دیتی ہے کہ وہ انسان ہے وہ اپنے مالک کو خبریں پہونچاتا ہے اور رازوں اور پردوں کو کھولتا ہے۔ وہ گونگا ہے مگر سنتا ہے جو سنتا ہے اسے فطرتاً دہراتا ہے اس نے اپنے دور ملک سے تمہاری زیارت کی ہے اور تمہارے پاس وطن کے مانند وطن بنالیا ہے ایسا مہمان ہے جس کی میزبانی آخروٹ اور چاول ہے اور مہمان اپنی آمد پر عزت کیا جاتا ہے تم اس کی پتلی چونچ میں دیکھوگے جیسے عقیق سے موتی چنا جاتا ہو تم اس کی دونوں آنکھوں کو دو نگینے کے مانند دیکھوگے جو روشنی اور اندھیرے میں تابندہ ہیں وہ یکتا ہے جس کے پردے قفس ہیں اسے اپنی قید سے چھٹکارا نہیں۔ تم اسے قید کرتے ہو حالانکہ اس کا کوئی گناہ نہیں اور یہ انتہائی محبت کی وجہ سے ہے۔

اَلصَّابُوْنُ

صَابُنُ

صالح ایک دن اپنا دونوں ہاتھ صابن سے دھو رہا تھا اور اس نے تعجب کیا کہ کیسے تیل کو زائل کر دیتا ہے، اس نے اس کے بارے میں جاننے کے لئے اپنے چچا پر بھروسہ کیا جو ایک استاد تھا جو وقتاً فوقتاً اس کے والد کی زیارت کیا کرتا تھا اور جب اس کا چچا حاضر ہوا تو اس سے درخواست کیا کہ اسے بتائے کہ صابن کیسے بنایا جاتا ہے اور کیسے چکناوٹ کو زائل کرتا ہے، تو اس نے نوکر کو

ایک قرش دیا اور اسے دوا فروش سے تھوڑا سا سوڈا خریدنے کا حکم دیا۔ اور جب نوکر اس کے ساتھ حاضر ہوا تو استاذ نے اسے پانی کا ایک پیالہ حاضر کرنے کا حکم دیا۔ پھر سوڈے کو پیالے میں رکھا اور اسے پلٹنے لگا یہاں تک کہ سوڈا گھل گیا، پھر صالح سے طلب کیا کہ اسکے پاس ایک شیشے کا برتن آدھا تیل سے بھرا ہوا لائے اور جب وہ لایا تو استاذ نے صالح سے سوال کیا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ پانی تیل میں مل جائیگا، صالح نے کہا تیل اوپر آجائیگا کیونکہ وہ پانی سے ہلکا ہے۔ پھر استاذ نے گھلے ہوئے سوڈے کو شیشی میں تیل پر انڈیل دیا اور اسے دیر تک زور سے ہلاتا رہا، صالح نے دیکھا کہ سوڈا تیل میں مل رہا ہے اور ایک نئی چیز بنا رہا ہے جو اپنے رنگ میں تیل کے مخالف ہے پھر دو منٹ شیشی کو زمین پر رکھدیا، یہاں تک کہ سیال چیز کا ہلنا ساکن ہو گیا، پھر صالح نے شیشی کی تہ میں کچھ پانی دیکھا جس پر ایک نیا مادہ اترا یا ہوا تھا۔ اس میں سے تھوڑا سا اپنے ہاتھ میں لیا تو یکایک وہ نرم اور چھونے میں ملائم صابن جیسا تھا، پھر اس سے اس کے چچا نے کہا، اے صالح یہ صابن ہے مگر یہ کہ اس میں کچھ پانی ہے جو جوش دینے سے الگ ہو جائیگا پھر جب ٹھنڈا ہو گا تو جم جائیگا اور اس کے بعد دونوں اسکو جوش دینے لگے، اور جب ٹھنڈا ہو گیا تو صالح نے تیار صابن لیا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اس کے بعد کہ اسے تیل سے چکنا کر لیا اور وہ خوش تھا اس چیز سے جو حاصل کیا۔

اَلصَّابُوْنُ صابن (۲)

یترقب، انتظار کرتا ہے، یدلسک، ملتا ہے۔ یعوض، بدلے میں دیا جاتا ہے، اما بہا علی

صالح نے اپنے چچا کے نکلنے کے بعد یاد کیا کہ یہاں کچھ چیز ہے جسے اس نے جاننا

چاہا، اس سے رہ گیا کہ وہ اس کے بارے میں اپنے چچا سے سوال کرے اور وہ اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ ایک روز حاضر ہوا اور اسے سلام کرنے کے بعد اس سے درخواست کی کہ اسے صابون کے چکناوٹ دور کرنے کی وجہ بتائے، تو اس کے چچا نے اسے تھوڑا سا تیل حاضر کرنیکا حکم دیا اور جب حاضر کر دیا تو اس سے طلب کیا کہ اسے اپنے دونوں ہاتھ سوکھے صابون سے پانی استعمال کئے بغیر ملے۔ اور اس سے سوال کیا کہ اس ملنے سے چکناوٹ دور ہوئی، اس نے کہا نہیں، پھر اس سے سوال کیا کہ اسے زائل کرنا چاہو تو کیا کروگے؟ اس نے کہا پانی سے کام لوں گا اس کے چچا نے کہا، ہاں پانی سے کام لینا ضروری ہے کیونکہ صابن اس سے بڑھ کر کہ پانی میں حل ہو جائے چکناوٹ کو اس میں حل ہو جانے اور مل جانے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور وہ ہاتھ سے صابن تک اس جھاگ میں آجاتا ہے جسے تم پہلے صاف دیکھتے ہو۔ پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر ملنے سے میلا ہو جاتا ہے اور یہی میلا جھاگ پانی سے دور ہو جاتا ہے اور ہاتھ صاف ہو جاتا ہے اور کبھی زیتون کے تیل کے بدلے چربی یا تیل اس کے سیال ہونے اور سوڈے کا محلول شامل کرنے کے ساتھ ڈال دیا جاتا ہے اور وہ جوش مارتا ہے پھر اس سے صابن بنایا جاتا ہے۔ اسی طریقہ سے جو میں نے تم سے ذکر کیا اور جان لو کہ اچھا صابن وہ ہوتا ہے جس میں پانی کی مقدار کم ہو، اسی لئے صابن سوکھا کڑا خریدنا چاہیئے۔ اور چونکہ ثابت ہے کہ صابن پانی میں حل ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کے استعمال کے بعد اس میں چھوڑا نہ جائے،

اور مصر کے اطراف کے تمام شہروں میں صابن تیار کیا جاتا ہے۔ جیسے اسکندریہ اور زقازیق وغیرہ میں۔

الأرانب

خرگوش

❖

يذعر، ڈرایا جاتا ہے، اسراب، ریوڑ، جھنڈ، للیعة، متكئة، ٹیک لگاکر
الخلفيتان، دونوں پچھلے، ابن آوی، گیدڑ، ابن عرس، نیولا،

زینب ۔ یہ خرگوش کتنا خوبصورت ہے؟

عائشہ ۔ میں دیکھ رہی ہوں تم سے نزدیک ہو رہا ہے، اے زینب گویا وہ تمہیں پہچانتا ہے اس لئے کہ میں جانتی ہوں کہ خرگوش اپنے اوپر انسانوں سے بے خوف نہیں ہوتا اور وہ بڑا بزدل ہے ذرا سی جنبش سے ڈر جاتا ہے

زینب ۔ ہاں وہ مجھے پہچانتا ہے اور اکثر برسم اور گھاس میرے ہاتھ سے کھاتا ہے اور اگر تو چپ کھڑی ہوجاؤ تو دسیوں خرگوش دیکھو گی جو ٹر دس کے کمرے سے نکلیں گے۔

عائشہ ۔ تب ہمیں چپ رہنا چاہئے تاکہ ان کی بڑی تعداد دیکھیں اور بہتر ہے کہ ہم دور کھڑے ہوں تاکہ ہم سے خوفزدہ نہ ہوں۔

زینب ۔ وہ یہ جھنڈ در جھنڈ نکل رہے ہیں گویا کہ پہلے خرگوش کو اپنے جاسوس کے طور پر بھیجے تھے۔

عائشہ ۔ زینب تالی بجاؤ۔ تاکہ انہیں ڈر کر اپنے کمرے کی طرف دوڑتے دیکھو۔

زینب ۔ ان کی رفتار کتنی اچھی ہے۔ اے عائشہ! تم دیکھ رہی ہو کیسے اپنے پچھلے پیروں پر ٹیک لگا کر کود رہے ہیں اور لمبی کود ان کو دتے ہیں۔

عائشہ ۔ ہاں اور میں جانتی ہوں کہ خرگوش کے دونوں پچھلے پیر لمبے ہوتے ہیں اور یہ کہ اسے کود کر تیز دوڑنا ممکن ہو۔ تاکہ وہ گیدڑ اور لومڑی اور نیولا وغیرہ جانوروں سے فرار ہو جائے جو اسے شکار کرتے ہیں۔

حِيلَةُ الْعَنْكَبُوتِ

(مکڑی کی تدبیر)

حافۃ، کنارہ، یلاحظ، دیکھتا ہے۔ منفذٌ، نکلنے کا راستہ، خاب، ناکام ہوا۔ لعاب، تھوک، ایقنت۔ یقین کیا۔

ایک شخص نے ایک لاٹھی لیا اور اسے پانی کے ایک تالاب میں اس کے کنارے کے نزدیک گاڑ دیا۔ پھر ایک مکڑی پکڑی اور اسے لاٹھی کے کنارے پر رکھ دیا اور دیکھنے لگا کہ مکڑی اس جزیرے سے نکلنے کے لئے کیا تدبیر کرتی ہے۔

وہ لاٹھی کے اوپر سے دھیرے سے اتری یہاں تک کہ پانی کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ راستہ بند ہے۔ اور لاٹھی کے آس پاس پھرنے لگی اس امید پر کہ کوئی نکلنے کا راستہ پا جائے۔ اور جب اس کی کوشش ناکام ہوئی تو لاٹھی کے اوپر کی طرف واپس ہوئی۔ اور تھوڑی دیر بغیر ہلے ٹھہری گویا وہ غور کر رہی ہو کسی تدبیر کے بارے میں جو اسے اس کی قید سے رہائی دے۔

اور آخر میں اپنے پیٹ سے ایک لمبا دھاگا نکالا اور اسے لاٹھی کے اوپری

حصہ سے چپکا دیا اور دوسرے کو ہوا میں اڑتے چھوڑ دیا اور وہ انتظار کر رہی تھی کہ اللہ اس کے ساتھ کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تالاب کے کنارے ایک چھوٹے سے درخت پر پڑا اور اس سے چپک گیا۔ پھر اس نے اس پل کو جسے بنایا تھا پار کیا اور خشکی تک سلامت اور خوش ہو کر پہونچی۔

اور جب اس شخص نے اسے دیکھا تو یقین کر لیا کہ اللہ نے کسی جانور خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو اس کے بغیر نہیں پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر ایسی چیز رکھے جس سے وہ خود اپنے معاملے کی تدبیر کر سکے۔

اَلمَاءُ

(پَانی)

اکوام، ٹیلے۔ مستو، برابر، مستدیرۃ، گول، الوعاء، برتن، سوائل بہنے والی۔ رواں۔

محمد اور محمود دریا کے کنارے گئے اور بیٹھے ریت کے بڑے ٹیلے بنانے میں مقابلہ کرنے لگے، پھر ان دونوں کے باپ حاضر ہوئے اور دونوں جو کام کر رہے تھے دیکھا اور ان دونوں سے درخواست کی کہ وہ ریت کے بدلے پانی کے ٹیلے بنائیں اور انہیں پانی سے بھرے دو گڈھے بتائے اور کھڑے دونوں کو دیکھنے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک نے پانی کو ٹیلہ بنانے کا قصد کیا مگر کامیاب نہیں ہوئے پھر محمد نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور کہا۔ اے والد میں قدرت نہیں رکھتا کہ پانی سے ٹیلہ بناؤں، کیونکہ جب ایک لپ لیتا ہوں اور اسے پانی پر رکھتا ہوں

تو پانی اطراف کی طرف اتر جاتا ہے بغیر اس کے کہ پانی ایک دوسرے کو روک سکے جیسا کہ ریت میں ہوتا ہے۔

باپ نے کہا یہ درست ہے کیونکہ پانی ہمیشہ نیچے کی طرف رواں رہتا ہے تاکہ اس کی سطح برابر رہے اور ان دونوں کی نظر سمندر کی سطح کی طرف پھیر دیا اور اس کے بعد دونوں کے والد نے ایک گول گڈھا کھودا پھر دوسرا چوکور اور تیسرا تین کور اور چوتھا لمبا، اور وہ پانی اپنی دونوں ہتھیلیوں سے لیتے اور اسے ہر گڈھے میں رکھتے تھے اور ان دونوں سے اس کی شکل کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ اور جب آخر تک پہونچے تو محمود نے کہا اے میرے والد پانی کی شکل اس برتن کے کے شکل کے مشابہ ہوتی ہے جس کے اندر ہو۔ والد نے کہا۔ ہاں اے محمود! تم نے درست بتایا۔ اور مکان میں کون سی چیز ہوتی ہے جو پانی کے مشابہ ہوتی ہے؟ اس نے کہا سرکہ اور روغن زیتون۔ اور چائے کا شربت اور قہوہ اور کافی، پھر والد نے کہا، ان سب کا نام سیال چیزیں ہے پھر اس کے بعد سب اٹھے اور اپنے مکان کی طرف لوٹ گئے۔

الغُرابُ و الجَرَّة

(کوا اور مٹکا)

جرة، پانی کا برتن، غور، تہ، جوف، شکم، اندر، وَضَحَ، ظاہر ہوا، کھل گیا۔

ایک کوا پیاسا ہوا اور پانی پینا چاہا اور اپنے آس پاس کی ہر سمت میں پانی ڈھونڈنے لگا اس کی کوشش ناکام ہوئی اور اس نے نہیں پایا مگر ایک مٹکا

جس کی تہ میں تھوڑا سا پانی تھا اس نے اس کی گہرائی کی دوری اور اس کی گردن کی لمبائی کی وجہ سے اس تک پہونچنے کی طاقت نہیں رکھتا اور لیکن اسکی پیاس سخت ہوئی۔ اور اس نے اپنی فکر کو کسی تدبیر کے بنانے میں لگا دیا، جس سے پانی اس تک اٹھ جائے۔ وہ برابر پانی تک پہونچنے میں بے بس رہا اور ارادہ کرلیا کہ جگہ کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس مٹکے سے پی لے، اور اپنے جی میں سوچا۔ اگر ارادہ سچا ہے تو راستہ کھلے گا۔

اس وقت اپنے آس پاس توجہ کیا اور بہت سے چھوٹے پتھر دیکھے اور ان کے پاس گیا اور اپنی چونچ سے ایک کو پکڑا اور اسے مٹکے میں ڈال دیا اور پانی تھوڑا بلند ہوگیا پھر وہ واپس ہوا اور اس کے سوا لایا اور پانی کا اٹھان بڑھ گیا۔ اور اس نے جان لیا کہ اگر اپنا یہ کام برابر کرتا رہا اور اس کی کوشش کرتا رہا تو اپنے مقصد کو پہونچے گا اور اپنی پیاس بجھالے گا۔ اور وہ پتھر لیجاتا رہا اور اسے مٹکے کے اندر ڈالتا رہا اور اسمیں پانی تھوڑا تھوڑا بلند ہونے لگا، یہاں تک کہ اخیر میں اس کے لئے ممکن ہوگیا کہ اس تک پہونچے، پھر اس نے پانی پیا یہاں تک کہ اپنے صبر اور کوشش کے بعد سیراب ہو گیا۔

الذھب

(سونا)

اسورۃ، کنگن، معاصم، کلائیاں۔ اقراط، بالیاں، الحلی، زیورات۔

اغوی، فریفتہ کردیا۔ النفیس، عمدہ، بریق، آب وتاب، سلامی، جوڑ، محسود، تھکا ہوا۔

عورتیں زینت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور سونے کے کنگن بناتی ہیں جسے

اپنی کلائیوں میں پہنتی ہیں۔ اور بالیاں جسے اپنے کانوں سے لٹکاتی ہیں اور یہ زیورات بیش قیمت ہوتے ہیں اسے ان میں۔ سے مالدار عورتیں ہی حاصل کرتی ہیں، کیونکہ سونا کمیاب جوہر ہے۔ جسے لوگ زمین کے اندر سے محنت و کان سے نکالتے ہیں اور اس کے لئے باریک ساخت کے بیش قیمت آلات کام میں لاتے ہیں، یہ معدن امریکہ وافریقہ اور آسٹریلیا کی متعدد سمتوں میں پایا جاتا ہے اور جب لوگ کسی جگہ کسی کان کے ظاہر ہونے کو جانتے ہیں تو اپنی اولاد اور اپنے اہل وعیال کو مال کی ہوس میں اپنے پیچھے چھوڑ کر اس کی طرف جماعت در جماعت اور اکیلے اکیلے دوڑ پڑتے ہیں تو کچھ اپنے مقصد کو پاتے ہیں اور کچھ درماندہ ناکام واپس ہوتے ہیں۔ اپنے زرد رنگ کی صفائی اور آب وتاب کے حسن کی وجہ سے اس عمدہ کان نے سب لوگوں کو فریفتہ کر رکھا ہے اس لئے کہ وہ زنگ نہیں کھاتا۔ اور وہ لوہے سے سخت ہے اور پیٹنے اور بڑھانے میں اس سے نرم ایسے کہ اسے بہت باریک اوراق کی طرح پیٹنا ممکن ہے۔ اگر ان میں سے پندرہ ہزار ایک کے اوپر ایک رکھ دیا جائے تو اس کی موٹائی ایک انگلیوں کے جوڑوں کی لمبائی سے زیادہ نہیں ہوتی اور ایسے ہی اس سے بال سے باریک تار بنائے جاتے ہیں۔ اور سخت آگ سے مشکل ہی سے پگھلاتی ہے اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو اپنی پہلی سختی پر لوٹ آتا ہے۔

اَلْفَلَّاحُ وَاللِّفْتُ

(کسان اور شلجم)

یمل، آزردہ ہوتا ہے۔ القریۃُ، گاؤں۔ تشجیع، حوصلہ افزائی کرنا
جشعٌ، لالچی، بے حوصلہ۔ زیادہ دیتا ہے۔ الحّ۔ ضد کیا، اصرار کیا، انفق، صرف کیا۔

ایک غریب کسان کے ایک چھوٹا سا کھیت تھا جس میں شلجم بوتا تھا اور یہ کسان محنتی تھا۔ اپنی زمین کا کام کرنے سے آزردہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا کھیت اچھی پیداوار لایا جو اس کے کام کے موافق ہو اور اس میں ایک بڑا شلجم پایا اس سے پہلے جس کے برابر نہیں دیکھا گیا۔ اور اس نے سوچا کہ اسے گاؤں کے حاکم کو ہدیہ کرے گا۔ اور جب اسے پیش کیا تو اسے اس کی محنت سے خوش ہو کر قبول کر لیا۔ اور کام پر اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے دو جنیہ بدلے میں دیئے تو اسے ایک مالدار لوالہوس کسان نے سنا جو اسی گاؤں میں تھا۔ اور غریب سے اس عطیہ پر حسد کیا۔ جو اس نے پایا اور اپنے جی میں سوچا اگر میں حاکم کو اپنی سب سے اچھی بھیڑ پیش کروں تو ضروری ہے کہ مجھے اس پر زیادہ انعام دے گا اور میں اس کی قیمت سے کئی گنا فائدہ حاصل کر لوں گا۔

پھر اسے حاکم کے پاس لایا اور اس سے ہدیہ قبول کر لینے کی امید کی پس حاکم نے انکار کر دیا کیونکہ وہ اس شخص کی خود غرضی اور حسد کو جانتا تھا۔ اس شخص نے اس سے اصرار کیا اور امید کیا کہ اسے قبول کرے گا۔ حاکم نے کہا تم برابر مجھ سے اپنے ہدیہ کے قبول کرنے پر اصرار کر رہے ہو۔ اس لئے میں اس

شرط پر قبول کروں گا کہ تمہیں کچھ دوں گا، جو تمہاری بھیڑ کی قیمت کا دگنا ہوگا۔
اس سے جو تم نے اس میں صرف کیا ہے اس پر اس شخص کی دونوں آنکھیں
چمک اٹھیں اس نرم بات پر خوشی کی وجہ سے۔ اور اس نے اندازہ کیا کہ ہدیہ سے
اس سے زیادہ عوض دلائے گا جو اس نے صرف کیا ہے۔

پھر حاکم نے اسے شلجم ہدیہ کیا اور اس کی خوشی غم میں تبدیل ہو گئی اور اپنی
بھیڑ کے نقصان پر شرمندہ واپس ہوا۔

اَلْاُہْرَامُ (اہرام)

غامض، پوشیدہ، العدیدۃ، کئی ایک، آیۃ، نشان، اتقان
مضبوط بنانا، الابنیۃ، عمارت، یبلی، پرانا کرتا ہے۔ مجصص، چونے
سے پلاستر کیا ہوا، املس، چکنا، اقامۃ، سیدھا کرنا، برپا کرنا، یعتقد، عقیدہ
رکھتا ہے۔

پرانے مصری اہلِ زمین میں اپنی صنعت اور کام میں سب سے ماہر تھے
یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ اس کے عمل کا طریقہ اب تک
پوشیدہ راز ہے اور انہیں میں بہت سے اہرام ہیں جسے انہوں نے بہت ہی
سمتوں میں بنایا ہے اس لئے کہ وہ صنعت کی پائیداری اور بھاری بھر کم
ہونے میں ایک نشان ہیں۔

اور ان عمارتوں میں اہم جیزہ کے تینوں بڑے اہرام ہیں، ان میں سے
سب سے بڑے اہرام کو بادشاہ خوفو نے بنایا ہے جو ۵ ہزار سال سے زیادہ کا ہے، اور
وہ وہی ہے، ان ہزاروں سال کے گذرنے اسے پرانا نہیں کیا ہے اور وہ پکا دار

اور چکنے تیل سے لیپا ہوا ہے، اس کے اوپر تصویریں اور ان کے سرکاری کتبے نقش ہیں۔ اور ان بڑے اہرام کو قائم کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت کے روز روحیں اپنے بدنوں میں واپس آئیں گی اس لئے وہ بڑی مہارت سے بدنوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور انہیں ان جگہوں میں رکھتے تھے، چنانچہ جب قیامت برپا ہوگی تو ہر جان اپنے بدن کو موجود پائے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی تاکہ اس میں حیات کو دوبارہ لا دے۔

اور وہ پتھر جن سے یہ اہرام بنائے گئے ہیں بڑے موٹے اور وزن دار ہیں۔ دس شخص ان میں کے ایک کو نہیں اٹھا سکتے اور وہ انہیں مقطم کے پہاڑوں سے کاٹتے تھے اور پہاڑ اور عمارت کی جگہ کے درمیان ریت کے ڈھلوان بناتے تھے اور انہیں اس پر سرکاتے تھے پھر اسے اوپر اٹھانے کے آلے سے اوپر اٹھاتے تھے اور انہیں ان کی جگہ لگا دیتے تھے۔

جیزہ کے اہرام میں کئی کمرے ہیں کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے اور اس کے درمیان میں ایک گہرا کنواں ہے کہا جاتا ہے کہ وہ اسے دھوپ گھڑی بناتے تھے جس سے زمانہ کا پتہ لگاتے تھے۔

جَمَاعَةُ الْفِيرَانِ

چوہوں کی جماعت

یقود، پیشوائی کرتا ہے، الضریرۃ، اندھا، الاعجم، گونگا، یعاون ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے۔ المعونۃ، مدد، یمسی، شام کرتا ہے،

ایک شخص ایک کھیت میں چاندنی رات میں چل رہا تھا۔ وہ اپنے کو اس پرسکون وقت میں فطرت کے جمال سے لطف اندوز کر رہا تھا جس میں چاند کی چاندنی کی سفیدی کھیت کی ہریالی سے آمیز تھی! اس نے چوہوں کی ایک جماعت ایک ہی راستے میں چلتے دیکھی اور اس انوکھے منظر سے تعجب کیا اور اسے کھڑا ہو کر دور سے دیکھنے لگا۔ اور اس نے جماعت کے درمیان میں ایک بڑے اندھے چوہے کو دیکھا جو ایک سوکھی لکڑی کا کنارہ اپنے دانتوں سے پکڑے ہوئے تھا۔ اور اس کے پہلو میں ایک دوسرا چھوٹا چوہا تھا، اس کی دو چمکدار آنکھیں تھیں اور اس نے لکڑی کو اس کے دوسرے کنارے پکڑ رکھا تھا۔ تاکہ اس بوڑھے اندھے چوہے کی پیشوائی کرے جس طرف جماعت متوجہ ہو۔

تو دیکھو کیسے اللہ نے اس بے زبان جانور کو الہام کیا اور اسے سکھایا ہے کہ ان کا طاقتور کمزور کی مدد کرے اور اس کے بعد کیا عقلمند انسان اپنے ہم جنس صاحب ضرورت کی طرف مدد اور یاوری کا ہاتھ بڑھانے سے بیٹھ رہے، ہرگز نہیں، کیونکہ آج کا طاقتور ضروری ہے کہ کل کمزور ہو جائے اور جب مضبوط انسان اپنے کمزور بھائی کی مدد کرتا ہے تو جب اس پر کمزوری آتی ہے تو کوئی مددگار پاتا ہے اور اللہ بندوں کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

الطاؤس

(مور)

اختال، اترا کر چلا، الآس، ایک درخت، یفتن، فتنہ میں ڈال دیتا ہے۔

تصدی، درپے ہوا، پیچھے پڑا، المنطق، بات، بولنا، غافل، بے پروا، جلاس ہم نشین،

مور نے اپنی خودپسندی کو ظاہر کیا۔ اور گلاب اور آس کے درمیان اترا کر چلا۔

دیکھنے والے کو اپنی شکل کے بارے میں دم اور سر کے پر کی خوبصورتی سے فتنہ میں ڈال رہا ہے۔

لیکن گو یا ساتھیوں اور ہم نشینوں میں اس کی برائی کے درپے ہوئی اور اس کی پنڈلی کو نرم ڈھانکنے والے پر کے کپڑے سے کھلے ہونے کا عیب لگایا تو ان دونوں کے پاس ایک پرندہ دونوں کو سخت بات کا تیر مارتے ہوئے کھڑا ہو۔

اور کہا کہ تم دونوں خودپسند ہو اور اپنے عیب سے بے پروا بھولے ہوئے ہو اگر انسان اپنے عیب کو دیکھیں تو کوئی انسان لوگوں پر عیب نہ لگائے۔

قصب السكر

گنّا، اوکھ (١)

رحیق، رس، الدواب، چوپائے، غادیتہ، سویرے آنیوالا،

الحاضرات، شہر، الیاف، ریشے، قطرات، قطرے۔

جاڑے کے آغاز سے بچوں اور عام لوگوں کو راہ میں چلتے دیکھا جاتا ہے اور وہ گنے کی لکڑیاں لئے ہوتے ہیں، اسکا میٹھا لذیذ رس چوستے ہیں، اور چوپائے اور گاڑیاں ملک کے تمام سمتوں میں آتے جاتے دیکھی جاتی ہیں۔

وہ اس گنے کی بڑی مقدار گاؤں اور شہروں کی طرف ڈھوتی ہیں، اور ان میں زیادہ تر قبلی سمت کے کھیتوں سے ریلوے لائن کی طرف ڈھوئی جاتی ہیں۔ تاکہ انہیں گنا ملوں تک پہونچایا جائے اور اس سے شکر بنائی جائے۔

اور گنا لمبی لکڑیاں ہوتی ہیں جو تین میٹر یا زیادہ ہوتی ہیں اور لکڑی کئی پوروں پر شامل ہوتی ہے، ہر پور کے کنارے ایک ابھار ہوتا ہے۔ جس میں اسکا تخم اگتا ہے اور اس کے آس پاس لمبے ہرے سخت کم چوڑے پتے ہوتے ہیں۔

اور لکڑی کے اندر گنے کی لمبائی کے برابر ریشے ہوتے ہیں جن کا میٹھے رس کے لاتعداد قطرے احاطہ کئے ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت ایک پتلا چکنا چھلکا کرتا ہے، اس کا رنگ لال یا سبز یا سفید یا سنہرا ہوتا ہے۔

قَصَبُ السكّرِ

گنا شکر (۲)

خلجان. نالہ، یقلع، اکھاڑا جاتا ہے، باب فتح سے مضارع مجہول، حذاق ماہرین، واحد، حاذق، البقل، سبزی، ج بقول، عرضۃ، نشانہ، آفۃ آفت، تنخر، کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

گنا موسم بہار کے اوائل میں بویا جاتا ہے، اس کے لئے زمین جوتی جاتی ہے۔ اور سیدھی ایک دوسرے سے دور کیاریاں بنائی جاتی ہیں، پھر لکڑیوں کو لایا جاتا ہے اور کیاری پر ایک ایک لکڑی پھیلائی جاتی ہے۔ اور اس میں دفن کر دی جاتی ہے یا ٹکڑے ٹکڑے کاٹی جاتی ہے اور بوئی جاتی ہے اور اس پر نالیوں سے پانی ڈالا جاتا ہے اور وہ اس کی نہروں میں بہتا ہے اور کیاریوں کو سینچنے کے لئے عام ہو جاتا ہے۔

اور دو ہفتے یا زیادہ کے بعد روئے زمین پر ایک لمبا سبز پتہ ظاہر ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا ہے یہانتک کہ لکڑی بن جاتا ہے اور بڑا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ تیار ہو جاتا ہے۔ پھر کاٹا جاتا ہے اور ملوں تک اس سے شکر نکالنے کے لئے پہونچا دیا جاتا ہے۔ اور ماہر کسان اس کے اوپر کچھ سبزی اور ترکاری جیسے لوبیا وغیرہ بو دیتے ہیں تاکہ اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کریں۔ پھر اسے اکھاڑ دیتا ہے، جب گنے کا پودا ظاہر ہونے لگتا ہے۔

گنے کی کاشت میں آفت کا نشانہ ہوتا ہے جو یکایک آجاتی ہے اور وہ

ایک کیڑا ہوتا ہے جو اس کی جڑوں سے اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور اس میں کھوکھلا پن پیدا کر دیتا ہے تو تم لکڑی کو کھڑی دیکھوگے۔ گویا وہ ٹھیک ہے اور جب اسے تم کھینچوگے تو بغیر محنت تمہارے ہاتھ میں نکل آئے گا۔ اور تم اسے کھوکھلا دیکھوگے جیسے نرکل ہو اس میں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور گنا مصر کی زمین میں اور ہندوستان کے مشرقی و مغربی جزیروں میں بویا جاتا ہے۔ اور ایسے ہی امریکہ میں کیونکہ یہ سبھی گرم جگہیں ہیں وہ نہیں اچھا ہوتا مگر انہیں میں۔

عَنِ الْمَرْءِ لَا تَسْأَلْ وَسَلْ عَنْ قَرِيْنِهٖ

انسان کے بارے میں نہ پوچھو اس کے ساتھی کے بارے میں پوچھ لو

قرین، ساتھی، ج قرناء، اضرار، نقصان پہونچانا مصدر باب افعال تمکن، مضبوط ہونا، مصدر باب تفعل، تزر، بوجھ اٹھائے گی، باب ضرب، وازرۃ اسم فاعل بوجھ اٹھانے والی۔ یدری، جانتا ہے، ضبط، یاد کیا۔ حفاظت کیلئے یکن، چھپاتا ہے۔ باب افعال۔

ایک کاشتکار اپنے کھیت میں گوریوں کو اترتے دیکھتا جو گیہوں اسکے بالیوں سے کھاتی تھیں جب پک جائے اور ان کے لئے ڈھانچہ نصب کرتا تھا تاکہ اس سے ڈریں جب دیکھیں اور کھیت سے دور رہیں، لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ لہٰذا وہ شخص غصہ ہوا اور ان کے لئے جال لگا دیا تاکہ انہیں شکار کرے اور مار ڈالے، ان کے اس کے کھیت کو نقصان پہونچانے کے بدلے میں

پس گوریوں کے ساتھ ایک بطخ جال میں پڑی اور جب وہ شخص انہیں پکڑنے گیا تو بطخ بہت روئی اور اس سے سفارش کیا کہ اس کو چھوڑ دے کیونکہ وہ اپنی ساتھی گوریوں کے ساتھ گیہوں کھانے میں شریک نہیں تھی۔

لیکن وہ ان کے ساتھ اپنے اور ان کے درمیان مضبوط دوستی کی وجہ سے تھی اور کاشتکار کے نزدیک اس کا کوئی ایسا گناہ نہیں جس کی وجہ سے اسے پکڑے اور انصاف نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہی معاملہ کرے جیسا معاملہ ان گوریوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جس نے اسے تکلیف دی ہے، اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ کہ کوئی نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

کاشتکار نے اس سے کہا، مجھے کیا پتہ کہ تم نے اپنے چور لیٹرے ساتھیوں کے ساتھ میرا گیہوں نہیں کھایا؟ بلکہ اس کے برخلاف میں جانتا ہوں کہ انسان اسی کے ساتھ رہتا ہے۔ جو عادات واطوار اور اعمال میں اس کے جیسا ہو، اور میں نے تمہیں اب بروں کے ساتھ چوری کے دوران پکڑ لیا ہے اور تم پر سزا ثابت ہے اور میں دوسرے انسانوں جیسا انسان ہی ہوں، نہیں جانتا کہ نفس نے کیا چھپایا ہے۔ اور دلوں میں کیا پوشیدہ کر رکھا ہے۔

الفِيلُ

ہاتھی (فیول ، افیال)

الغیاض، جھاڑیاں، یعب، پانی پیتا ہے، یقتلع، اکھاڑتا ہے۔

ہاتھی ایک چوپایہ جانور ہے اور وہ بدنیں زمین کے جانوروں میں سب سے بڑا ہے اور حملہ میں سب سے سخت ہے۔ اس کا وطن گرم ممالک افریقہ اور ایشیا ہے اور جنوبی ہند کے جزیرہ سیلون میں بہت ہوتا ہے اور جھاڑیوں اور جنگلوں میں رہتا ہے وہ پانی کا بڑا شوقین ہے اس میں گھنٹوں رہتا ہے۔ اور اسے اپنے سونڈ سے پیتا ہے اور اپنے بدن پر ڈالتا ہے پھر زمین پر لوٹتا ہے تاکہ اس کا بدن مٹی آلودہ ہو جائے تاکہ اُسے مکھی پریشان نہ کرے۔

ہر لمبے پیر کے جانور کے عموماً لمبی گردنیں ہوتی ہیں تاکہ ان پر زمین سے اپنا کھانا لینا آسان ہو۔ لیکن چونکہ ہاتھی کا بھاری سر اس کی گردن کی کوتاہی کو ضروری قرار دیتا ہے اس لئے اللہ نے اس کی ناک بڑھا دیا اور وہ وہی ہے جس کا نام ہم سونڈ رکھتے ہیں، یہاں تک کہ اس سے کام لیتا ہے جس میں انسان اپنے ہاتھ سے کام لیتا ہے۔ اور اسی سے کھانا پانی لیتا ہے اور جیسے چاہتا ہے پھراتا ہے اور اس کے کنارے ایک ابھار ہے جس سے باریک چیزوں سوئی تک کو اٹھا لیتا ہے اور بندھی رسیوں کو کھولتا ہے اور اس کے دو بڑے دانت ہیں جو اس کے اوپر کے جبڑے سے ظاہر ہوتے ہیں جن کا وزن اکثر تین سو رطل تک ہوتا ہے اور اسی سے اپنے کو بچاتا ہے اور درخت اکھاڑتا ہے

اور انہیں کے۔ بیئے اس کا شکار کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بیش قیمت ہیں اور ہاتھی کا چمڑا موٹا مضبوط ہے جس میں تلوار تقریبًا کام نہیں کرتی۔ اور اسکے پنکھوں جیسے دو کان ہیں جنہیں مکھی اڑانے کے لئے ہلاتا ہے اور اس کے بدن کی بڑائی کی بہ نسبت دو چھوٹی آنکھیں ہیں، اور ملک ہندوستان میں خصوصًا لوگ اس سے مانوس ہوتے ہیں اور اس سے سواری کا کام اور کارخانوں میں بوجھ لے جانے کا کام لیتے ہیں اور وہ بچوں کا شوقین ہے وہ اس کے پاس اتریں تو انہیں کھیلاتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔

اَلْعَاجُ

ہاتھی دانت

مدیۃ، چاقو، انتھز باب افتعال سے واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ موقعہ پایا۔ عجز، باب ضرب سے، بے بس ہوا، متقوسۃ، ٹیڑھا، اسم فاعل مونث باب تفعل سے۔ تعصر، گھیرتا ہے۔ بیضیۃ، گول، مستعلم، سوال کرنا، اسم فاعل باب استفعال سے السرنادیبی، سراندیپ کا۔

اسماعیل اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ ایک دکان پر چاقو خریدنے گیا اور دکاندار سے درخواست کیا کہ ایک چاقو لائے جس کا دستہ ہاتھی دانت کا ہو۔

دکاندار نے اس کی کم عمری کے موقعہ کو غنیمت سمجھا اور اس کے لئے ہڈی کے دستے کا چاقو حاضر کیا اور جب اسماعیل نے اسے دیکھا تو واپس کر دیا اور کہا کہ میں ہڈی کے دستے کا چاقو نہیں مانگتا تو اسے اس کے بھائی نے لے لیا اور اس سے یہ

بولتے ہوئے سوال کیا، تم نے کیسے جاناکہ یہ ہڈی ہے ہاتھی دانت نہیں؟ اسماعیل نے انتظار کیا یہاں تک کہ سوداگر ایک چاقو لایا جس کا دستہ ہاتھی دانت کا تھا اور اسے پلٹنے کے بعد اپنے بھائی کے لئے پیش کیا اور اس سے درخواست کیا کہ دونوں کو آزمائے اور خود فرق دیکھے لیکن وہ اس کے جاننے سے لاچار رہ گیا۔

پھر اسماعیل نے دونوں چاقو لیا اور اپنے بھائی کی نظر ایک دستے کی طرف پھیری اور اسے اس کے اندر باریک ٹیڑھی رنگین لکیریں بتائیں جو دستے کے رنگ کے مخالف تھیں جن کے درمیان باریک گول شکلیں گھر رہی تھیں اور کہا کہ یہی ہڈی اور ہاتھی دانت میں فرق ہے، اور یہ زیادہ کیا کہ ہاتھی دانت ہڈی سے وزن دار ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ صفائی کو قبول کرتا ہے اور وہ تنہا مادہ ہے جو جانور سے برآمد کیا جاتا ہے۔ اور اس میں اسی جیسی لکیریں ہوتی ہیں۔

پھر اسماعیل نے قیمت پوچھتے ہوتے سوداگر کیطرف توجہ کی اور اسے اس کے حوالے کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ ہاتھی دانت کے متعلق بات کرتے ہوئے واپس ہوا اور اسے بتایا کہ وہ ہاتھیوں کے دانت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور ان میں بہتر افریقہ کے ہاتھیوں کا ہوتا ہے اور عمدہ ہونے میں سراندیپ کا اس کے نزدیک ہوتا ہے پھر ہندوستانی۔

اَلْقِطَّانِ

دو بلے

اللھو، کھیلنا، مصدر باب نصر سے، العدو، دوڑنا مصدر باب نصر سے

الائتلاف، مانوس ہونا، مصدر باب افتعال، کسّر، دانت کرکرایا۔ انطلق

چلا، واحد مذکر غائب فعل ماضی باب انفعال سے، قتلا حق، آپس میں الجھ گئے واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفاعل سے، السباب، آپس میں گالی دینا، مصدر باب مفاعلت، النزاع، لڑائی، مصدر باب مفاعلت

دو بلے بھائی تھے دونوں ایک گھر میں رہتے تھے، اور دونوں چھوٹے تھے، کھیل کود پسند کرتے تھے اور گھر کے باغیچہ کیطرف نکلتے اور دوڑ اور کود میں مقابلہ کرتے تھے اور وہ دونوں بہت خوش اور مانوس تھے،

یہ دونوں بلے کھیل رہے تھے کہ یکایک ایک نے دور سے ایک چوہا دیکھا اور اپنا دونوں کان کھڑے کئے اور اپنے چھوٹے دانت کڑکڑائے اور اپنے شکار کیطرف چلا لیکن وہ کچھ ہی قدم چلا تھا کہ اپنے بھائی کو اس بیچارے چوہے کیطرف دوڑتے دیکھا اور دونوں بلے اسے پانے سے پہلے آپس میں الجھ گئے اور ہر ایک نے انکار کیا کہ اسکا بھائی شکار میں کامیاب ہو اور اسے روکنے کی کوشش کی اور دونوں میں لڑائی اور گالی گلوج بڑھ گیا اور آخر میں حالت زبردست لڑائی اور دانت کاٹنے نوچنے اور زخم لگانے کیطرف پلٹ گئی یہاں تک کہ دونوں کو خون بہنے لگا۔

اور چوہے نے جب اپنے دونوں دشمنوں میں لڑائی اور بھڑائی دیکھی تو اپنی بل کیطرف بے خوف اور مطمئن ہو کر بھاگ گیا اور وہ اپنی سلامتی پر اللہ کا شکریہ ادا کر رہا تھا اس لڑائی کیوجہ سے جو دو بھائیوں میں جہالت اور نادانی کیوجہ سے ٹھن گئی اور دونوں اگر اس کے شکار کرنے پر اتفاق کرتے تو اسے پکڑ لیتے، اس کے بغیر کہ وہ دونوں سے چھٹکارا پایا جاتا۔

اَلْقَنَاطِرُ الْخَيْرِيَّةُ

رفاہی پُل

الفیضان، باڑھ، یسد، روکتا ہے، اختط، نقشہ بنایا، منیع، پائیدار
فسیحة، کشادہ، جنة، باغ، یحجز، روکتا ہے، بقدر، ایک اندازے سے۔

دریائے نیل باڑھ کے دنوں میں بڑی تیزی سے بہتا ہے اور پانی کی بڑی مقدار اٹھاتا ہے اور اسے بحر ابیض متوسط میں بغیر کسی فائدے کے جو شہروں پر لوٹے پھینک دیتا اور جب دھوپ کے دن آتے ہیں تو کسان اتنا پانی نہیں پاتے جو ان کی ضرورت پوری کرے

اور جب محمد علی پاشا مصر کے حاکم تھے تو ایک ماہر انجینیر لینان پاشا ۱۸۳۵ء میں آیا اور اس نے قاہرہ کے اثر میں ایک مضبوط باندھ بنایا۔ نیل کی دو شاخوں کی طرف الگ ہونے کی جگہ کے پاس جس میں ایسے چشمے ہیں جو کھولے اور بند کئے جاتے ہیں اور اس کے کنارے بڑے کشادہ تالاب کھودے پھر جو سمندری سمت کے درمیان کی طرف بہتے ہیں، اس کے سبھی سمتوں اور اطراف میں پھر اس سے بہت سی شاخیں نکالیں جو بہتی اور شاخدار ہو جاتی ہیں جیسے شہر کے شکم میں رگیں ہوں۔ اور ان کے اوپر پلوں کی صورت پر کشادہ راستے بنائے اور اس کے آس پاس کی زمین میں پیڑ اور پھول بوئے گئے اور وہ ایسے باغ بن گئے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جو دل کو خوش کر دیتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور اسی وقت سے اس کا نام قناطر خیریہ رکھدیا گیا کیونکہ وہ کسانوں

کے لئے پانی کھینچتے ہیں، اور جب یہ پل آس پاس میں بہت ہو گئے تو اخیر میں ان کا نام ڈیلٹا کا پل رکھدیا گیا۔

یہ پل دو ماہر انجینیر مظہر بک اور موجیل بک نے بنائے اور اس میں پانچ پل تیار کئے ایک نیل کے دونوں چھوروں پر اور ایک ریاح توفیقی اور ریاح منوفیہ اور ریاح بحیرہ پر اور نیل کا پانی اپنے دکھن سے روکا جاتا ہے اور زمینوں پر مقررہ اندازے سے تقسیم کیا جاتا ہے اور اس سے سمندری سمت میں سینچائی کا حال ٹھیک ہو گیا ہے۔

السمک مچھلی

امتنق، گھٹ گیا، زعانف، پر، سکان، پتوار، نفاخان، دو پھونکنے، هبط، نیچے گرا، الشعوب، گھاٹیاں، فلوس، چونیاں،

مچھلی ایک جانور ہے جو پانی ہی میں زندہ رہتی ہے اور جب زمین پر نکال دیا جائے تو دم گھٹ جاتا اور مر جاتی ہے اور وہ درمیان میں چوڑی ہے سر اور دم کیطرف پتلی ہوتی جاتی ہے۔ تاکہ پانی میں اپنا راستہ چیر سکے اور بڑی آسانی سے چلے اور اسی سبب سے لوگوں نے اپنی کشتیاں دونوں کنارے پتلی بنائی ہیں اور مچھلی کے پانچ پر ہوتے ہیں ایک اس کے پیٹھ کے اوپر اور چار اس کے پیٹ کے دونوں طرف دو آگے اور دو پیچھے اور تیرتے وقت سب کو ہلاتی ہے اور ایسے ہی اپنی دم ہلاتی ہے تاکہ اس کی رفتار بڑھ جائے اور پتوار کی جگہ ہو جسے جیسے چاہے پھیرے اور اس کے پیٹ میں ہوا سے بھرے ہوئے دو پھونکنے ہوتے ہیں جب انہیں پھلاتی ہے

تو پانی میں اوپر آتی ہے اور جب سکوڑتی ہے تو بھاری ہوتی اور نیچے جاتی ہے۔

مچھلی کی جلد بہت سی سخت چوئیوں سے ڈھکی ہوتی ہے اور یہ چوئیاں اس سے پتھر اور گھاٹیوں کی ٹھوکر سے بچاتی ہے اور اس کے دونوں جبڑوں میں تیز دانت ہوتے ہیں اور لیکن اپنا کھانا چباتی نہیں۔ اس کے پیٹ میں انڈوں کی شکل بڑی تعداد میں جسے اللہ ہی شمار کر سکتا ہے پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ جب تیار ہو جاتا ہے تو اسے اپنے منہ سے پانی میں باہر کرتی ہے اور کچھ ہی زمانہ گذرتا ہے کہ وہ چھوٹی مچھلیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور اس پر بڑی مچھلیاں جھپٹتی ہیں اور اس میں سے بہت کو کھا جاتی ہیں۔

مچھلیوں کی بہت سی قسمیں ہیں جو شمار میں نہیں آتیں، کچھ لمبی، چوڑی اور کچھ بڑی اور چھوٹی اور کسی کا سر بعض قسم کے جانور کے سروں کے مشابہ ہوتا ہے، اور کچھ موذی ہوتی ہیں انسان کو کھا جاتی ہیں، اور جو نرم ہو وہ سیپ کے گھونگے میں رہتی ہیں جسے ضرورت کے وقت کھولتی بند کرتی ہیں۔

الخادِمُ والسَّمَکَۃُ — خادم اور مچھلی

زِحام، بھیڑ، دفع، حوالے کیا، حقارۃ، ذلت، انصراف، بے توجہی، تغیظ غصہ ہوا، بھڑک گیا، یکید، چال چلتا ہے۔ فنتن، بدبودار، الحدیثۃ، نئی۔

ایک مالک نے اپنے خادم کو بھیجا تاکہ بازار سے مچھلی خرید لائے اور جب وہ دکان تک پہونچا تو خریداروں کی بہت بھیڑ پائی تو تھوڑی دیر رک کر بھیڑ کم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اور لوگ بے ترتیب بڑھ کر خرید رہے تھے اور جب اس کا انتظار لمبا ہو گیا، دکان کے اندر کی طرف دھکا دیا اور ایک مچھلی لیا اور دکاندار سے درخواست

کیا کہ اس کے لئے وزن کرے اور اسے اس کی قیمت بتائے ، اور جب مچھلی فروش نے اس کے حقیر کپڑوں کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہیں دی تو دوبارہ درخواست کیا اور وہ اس سے اور زیادہ بے توجہ ہو گیا۔ خادم دکاندار کے سلوک سے غصّہ ہو گیا اور اپنے نفس میں ایک دلچسپ تدبیر بنائی جس سے اس کے لئے چال چلے۔

اس نے ایک مچھلی لیا اور اسے اپنی ناک کے نزدیک کیا جیسے اسے سونگھ رہا ہو۔ یہ مچھلی فروش اس سے غصہ ہو گیا اور غصہ ہو کر کہا اے شخص ! میری مچھلی کیوں سونگھتے ہو میرے پاس بدبودار مچھلی نہیں ہے۔ اگر تمہیں پسند نہیں تو مچھلی چھوڑ دو اور میرے پاس سے جاؤ اور میرا رزق اللہ پر ہے۔

خادم نے کہا میں یہ مچھلی سونگھتا نہیں لیکن اس سے ایک سوال کا جواب سن رہا ہوں۔ جو میں نے اس سے کیا ہے مچھلی فروش نے کہا تم نے کیا سوال کیا اور اس نے تمہیں کیا جواب دیا ؟

خادم نے کہا کہ تم نے میرے اس بھائی کو دیکھا ہے جو تین دن سے سمندر میں ڈوب گیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں سمندر کی نئی خبریں کچھ نہیں جانتی کیونکہ میں دو ہفتوں سے اس سے باہر ہوں۔

مِشیَۃُ الغُرَاب

کوے کی چَال

الخالی ، گذرا ہوا ، دھی ، مدہوش کر دیا ، حدود ، کنارے ، اطراف ، واحد ، حد الضد ، مخالف ، گذشتہ زمانے میں کوا اپنے دونوں پیروں پر اعتدال سے

چل رہا تھا۔
اور اس نے ایک روز گوریا کو کھیلتے دیکھا اور تعجب نے کوے کی عقل کو مدہوش کر دیا۔ اور اس کی توجہ اور اس کے کودنے کو وہ اچھا سمجھنے لگا جب وہ چلنے لگی اور اس کے پاس سے غائب ہوگئی اور کوے نے اس کی توجہ اور اس کی اڑان اور اسکے پھدکنے اور ہلکے ہونے کے بارے میں سوچا۔
اور اس کی تقلید کرنیکا پکا ارادہ کر لیا اور اپنی حدوں سے نکلنے کا ارادہ کر لیا۔
اور ایک لمبے زمانے کے بعد اس کی کوشش ناکام ہوئی جسے اس نے مشق میں گذار دیا اور پہلی پرانی حالت پر لوٹا اور امید کے پانے سے نفس کو شفا نہیں ہوئی۔
لیکن وہ اپنی چال بھول گیا اور دوبارہ نہیں جان سکا کہ کیسے چلے۔ ایسے ہی جو اپنی طبیعت کے مخالف چیز ڈھونڈتا ہے دونوں کھو دیتا ہے۔

اَلذِّئبُ
(بھیڑیا)

اطلس، بھورا، الخطم، نتھنا، الضواری، شکاری، اشرس، شریر، العواء، بھیڑیئے کی آواز، تجاہ سامنے، یقظی، بیدار رہتا ہے، اقدام پیش رفت کرنا، وھم، خیال۔
بھیڑیا کتے کے مشابہ ایک جانور ہے۔ لیکن وہ اس سے بڑا ہے۔ اور اس کا رنگ بھورا ہے یا زرد ہوتا ہے۔ لمبا نتھنا ناک چپٹی۔ اور سونگھنے کا حاسہ اس کے پاس بہت مضبوط ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ وہ چیزوں کو ان کی بو

تین میل کی دوری سے جان لیتا ہے اور وہ شکاری جانوروں میں سے ہے اور اس میں سب سے شریر اور بکریوں کیلئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

اور اس کی طبیعت میں خیانت اور بہت بھونکنا ہے جب اسے بھوک لگ جاتے اور جب بھونکتا ہے تو بھیڑیئے یکجا ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان میں سے کوئی بھاگتا ہے تو اس پر سب حملہ کر دیتے ہیں اور اسے کھا جاتے ہیں۔

اور اہل عرب کا خیال ہے کہ بھیڑیا سوتا ہے تو اس کی ایک آنکھ بند اور دوسری بیدار رہتی ہے اور جب سوئی آنکھ سو لیتی ہے تو اسے کھول دیتا ہے اور دوسری آنکھ سے سوتا ہے اور یہ خیال باطل وہم ہے اس کے باوجود یہ اس کے سخت لالچ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس کی طبیعت میں بزدلی بھی ہے کیونکہ وہ شکار کے لئے نہیں نکلتا ہے مگر گروہوں میں اور جب کسی انسان کو اپنی طرف آتے دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے اور بھاگ جاتا ہے اور اس کی یہ بھی عادت ہے کہ اپنے شکار کی طرف دوبارہ نہیں جاتا، جب اس میں سے ایک بار کھالے اور آسودہ ہو جائے اور جب بھیڑیئے اپنے میں کسی کو بیمار محسوس کرتے ہیں تو اسے کھا جاتے ہیں۔

بھیڑیا کسان کا جانی دشمن ہے اس کی بکریوں کو مار ڈالتا اور کھا جاتا ہے جب اسے موقعہ مل جائے اور وہ چھوٹے بچوں پر حملہ کرتا ہے اور ان کا گوشت نوچتا ہے اور جب کتے کو دیکھا یا اس کی آواز سنتا ہے تو پیٹھ پھیر دیتا ہے اور جہاں سے آیا ہے واپس ہو جاتا ہے۔

اَلطَّائِرَة

(ہوائی جہاز)

ازیز، گھرگھراہٹ کی آواز، حسب، سمجھا، مطار، ہوائی اڈہ، تھبط، اترتا ہے۔ تھم، قصد کرتا ہے، بارعٌ، ماہر، فسیح، کشادہ،

جمیل نے اپنے ساتھی کامل سے پوچھا۔

جمیل ۔ اے کامل ہم اس وقت یہ کیسی آواز سن رہے ہیں۔

کامل ۔ اے جمیل یہ ہوائی جہاز کی آواز ہے۔ دیکھو وہ بہت اوپر ہے۔

جمیل ۔ یہ چھوٹا جہاز ہے پھر اس پر لوگ کیسے سوار ہوتے ہیں؟

کامل ۔ تم اسے چھوٹا دیکھتے ہو اس لئے کہ وہ بہت اوپر ہے اور اگر ہم اسکی گھرگھراہٹ نہ سنتے تو اسے بڑا پرندہ سمجھ جاتے۔

جمیل۔ اور اے کامل کیا تم نے زمین پر جہاز دیکھا ہے؟

کامل ۔ ہاں بہت دیکھا ہے کیونکہ میرا بھائی مجھے کئی بار قاہرہ کے ہوائی اڈے تک لے گیا ہے اور مجھے کئی طرح کے جہاز دکھائے۔ یہاں زمین پر تھا جو پرندہ جیسا لگ رہا تھا اور اس کا سامنے کا حصہ اس کے سر کے جیسا تھا۔ اور اس کے پروں کے مانند پر تھے اور اس کا پیچھے کا حصہ اس کی دم جیسا تھا اور اس کے موٹر کے پہیوں جیسے پہیے تھے جن پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور ان سے زمین پر اترنے کے وقت دوڑتا ہے اور جس وقت فضا میں اٹھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

جمیل ۔ پائلٹ اور سوار کہاں بیٹھتے ہیں۔

کامل ۔ جہاز کے اندر کشادہ ہوتا ہے اور اس میں پائلٹ اور اس کے مددگاروں کی ایک خاص جگہ ہوتی ہے اور دوسری جگہ سواروں کیلئے خاص ہے۔

جمیل ۔ ان سب جہازوں کا مالک کون ہوتا ہے جسے ہم دیکھتے ہیں؟

کامل ۔ کچھ طیارے فوجوں کی ملکیت ہوتے ہیں اور کچھ کی مالک مصری اور غیر ملکی کے درمیان کی کمپنیاں ہوتی ہیں۔

جمیل ۔ میرے دوست میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بیشک تمہارا بیان ماہرانہ ہے اور میں ہوابازی سیکھنے کی تمنا رکھتا ہوں تاکہ اپنی قوم کی خدمت کروں اور اپنے وطن کو فائدہ پہونچاؤں۔

اَلشَّجَاعَۃُ وَالْجُبْنُ بہادری اور بزدلی

معرکۃ ، لڑائی ، متابعۃ ، مسلسل ، مصرٌ ، ضدی ، رمی ، الزام لگایا۔ التہلکۃ ، ہلاکت ، منطقۃ ، علاقہ ، یطفو ، اوپر آتا ہے ، خلع ، اتارا ، خاطر خطرے میں ڈالا ، خاصۃ ، خاص طور سے ، یسخر ، مذاق اڑاتا ہے۔

رمضان اور سلیمان دونوں چلتے ہوئے نکلے اور دونوں نے راستے میں ایک لڑائی دیکھی ، اور سلیمان نے رمضان سے درخواست کی کہ اس کے ساتھ رک جائے۔ تاکہ دیکھے کہ اس کا معاملہ کیا ہوتا ہے؟ اور رمضان نے انکار کیا مگر برابر چلتے رہنے کا اس ڈر سے کہ ان دونوں کو کوئی تکلیف پہونچے ، حالانکہ ان دونوں کا اس میں کوئی دخل نہیں اور سلیمان نے اپنے ساتھی سے ضد کیا

جو برابر چلتے رہنے کی ضد کر رہا تھا اور سلیمان ناراض ہوگیا اور رمضان کو بزدلی کا الزام دیا اور دونوں جدا ہوگئے۔ اور اس کے بعد سلیمان اور اس کے کچھ دوست رمضان سے مذاق کرنے لگے اور اسے بزدلی کا عار دلانے لگے، لیکن رمضان نے ان کی تکلیف کو اچھے صبر سے برداشت کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بہادری نہیں ہے کہ انسان اپنے کو بے وجہ خطرے میں ڈال دے اور اسکے کچھ دن بعد اتفاق پڑا کہ سلیمان اپنے ساتھیوں کے ساتھ غسل کر رہا تھا۔ اور غسل کرنے کے علاقے کی حد کو پار کر گیا۔ اور ڈوبنے اترانے اور چیخنے لگا اپنے دوستوں سے فریاد کرتے ہوئے جو اسی کے جیسے تھے اور ایسی بہادری پر فخر کر رہے تھے جو ان میں نہیں تھی، لیکن انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور بھاگ گئے۔ اور جب رمضان نے دیکھا اور وہ ساحل پر تھا۔ جو سلیمان کے ساتھ ہوا تو اپنے کپڑے بہت جلدی سے اتارے اور پانی میں کود گیا۔ اور اسے بچانے کے لئے خود کو خطرے میں ڈال دیا اور بڑی کوشش کے بعد اسے پانی سے سالم نکال لیا۔

اور اس کام سے سلیمان اور اس کے ساتھی رمضان پر اپنی زیادتی سے شرمندہ ہوئے اور اقرار کیا کہ وہ ان سے زیادہ بہادر اور ہوشیار ہے۔

دُودَةُ القزّ — ریشم کا کیڑا

ا تردد ، آتا جاتا ہوں ، شرہ ، خواہش ، یتلاصقان ، دونوں مل جاتے ہیں۔
الفیلج ، کویا ، فندی ، ترکیا گیا۔ الفراش ، پتنگا ،

میری خوشی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا تھا ، جب میرے پاس ایک روز تھوڑے سے ریشم کے کیڑے کے انڈے آئے جو اپنی موٹائی میں تل کے دانے سے زیادہ نہیں تھے اور میں نے ایک کاغذ پر ایک صندوق میں رکھدیا اور وقت وقت سے اس کی دیکھ بھال کرنے لگا۔ اور ایک روز میں نے ایک چھوٹے سیاہ کیڑے پائے جو صندوق میں حرکت کر رہے تھے اور میں جلدی سے اپنے والد کے پاس گیا تاکہ انہیں اس کی خبر کروں اور جب انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ ریشم کے کیڑے ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے توت کا پتہ بڑھا دوں۔ کیونکہ وہی ان کی غذا ہے اور ان کے بڑھنے کی دیکھ بھال کروں اور میں ایک مہینے تک روزانہ ان کے پاس آتا جاتا رہا میں نے انہیں دیکھا کہ بڑی خواہش سے کھا رہے ہیں اور تیزی سے بڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ ایک کی لمبائی تقریبًا پندرہ سینٹی میٹر اس مہینے کے دوران ہوگئی اور ان کی جلد اور رنگ چار دفعہ تبدیل ہوا۔

اس کے بعد کھانا چھوڑ دیا اور ہر ایک اپنے نیچے کے جبڑے کے دو سوراخوں سے دو دھاگے نکالنے لگا ، اور وہ دونوں نکلنے کے وقت آپس میں مل جاتے اور ایک دھاگہ بناتے اور وہ اپنے سر کو اپنے جسم کے چاروں طرف پھراتے تاکہ ایک دھاگے کا سوت تیار ہو چھوٹے بیضوی شکل پر اور اسے اندر سے گوندسے چھپا دیتا ہے اور یہی کویا ہے۔ اور جب میرے والد نے مجھے بتایا کہ ان کی شکل

دھاگا کاتنے کے وقت بدل جاتی ہے تو میں انہیں روزانہ دیکھنے لگا اور دو ہفتے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک کویا اپنے کنارے سے تر ہو گیا پھر میں نے دیکھا کہ کوئی چیز اسے چیر رہی ہے اور میں نے تھوڑا انتظار کیا تو یکایک ایک خوبصورت پتنگا تھا جو اپنی دونوں پر پھڑپھڑاتے ہوئے نکلا۔
اور ان کی مادہ انڈے دیتی ہیں پھر اس کے بعد اس کی موت ہو جاتی ہے۔

اَلْحَرِيْرُ

ریشم

اطوار، تبدیلیاں، تتوالی، مسلسل ہوتی ہے، یفرز، الگ کیا جاتا ہے
یعرض، پیش کیا جاتا ہے، مسالك، چرخے، الانسجة بنے ہوئے کپڑے
صقلية، سسلی کے۔ اساطین، ستون، کھمبے، و اسطوانة

اے والد میں ان تمام تبدیلیوں کو نہیں بھولوں گا جسے میں نے ریشم کے کیڑے پر پیہم ہوتے دیکھا ہے لیکن میں برابر اس سے ناواقف ہوں کہ اس سے ریشم کیسے لیا جاتا ہے والد نے کہا کہ بیٹے تم جانتے ہو کہ کویا پورا ایک دھاگا سے بنا ہوتا ہے اور اس سے پتنگا نکلنے کے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور پورا لمبا دھاگا حاصل کرنے کے لئے کویوں کی بڑی تعداد الگ کی جاتی ہے اور چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس سے پتنگا نکل جائے جیسا کہ تم نے دیکھا اور جو رہ جائے اسے حرارت کے لئے پیش کیا جاتا ہے تاکہ کیڑا اس کے اندر مر جائے اور اس وقت

دھاگے کا کنارہ تلاش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد چرخوں پر لپیٹا جاتا ہے پھر کاتنے کے لئے صاف کیا جاتا ہے اور بنائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور ریشم سے تمام ریشمی کپڑے تیار کئے جاتے ہیں جیسے چادر وغیرہ اور سب سے پہلے ریشم کا پتہ چینیوں اور عجمیوں نے لگایا اور اسے مالدار ہی استعمال کرتے تھے کیونکہ اپنے ہموزن سونے پر بیچا جاتا تھا۔

اور سب سے پہلے دو عجمی راہبوں نے ریشم کو یورپ میں داخل کیا ان میں ہر ایک کے پاس بانس کا ایک ڈنڈا تھا جسے انڈوں سے بھر رکھا تھا۔ اور بادشاہ یستنیان کے دور میں ۵۲۷ء میں روم گئے اور وہیں سے پورے یورپ کے اطراف میں پھیلا اور اس کا پہلا کارخانہ ۱۱۳۰ء میں سسلی میں بنایا گیا۔ اور اب ریشم انگلینڈ، فرانس، اور اٹلی اور ہندوستان و چین اور جاپان و ترکی میں بنایا جاتا ہے۔

الصَّيَّادُ وَالأَسَدُ شکاری اور شیر

البریۃ، بیاباں، یسترق، چوری کرتا ہے۔ الکاسر، توڑنے والا، ھضبۃ ٹیلہ، معطف، اوور کوٹ، قبعۃ، ہیٹ، تخیل، خیال کیا، استجمع، یکجا کیا صریعۃ، پچھاڑا ہوا، الشبح، سایہ، شکل،

ایک شخص بیابان میں شکار کے لئے نکلا اور اس نے ایک شیر دیکھا جو اس کے پیچھے دور سے چوری سے آرہا تھا گویا اسے پھاڑنا چاہتا تھا جب اندھیرا ہو جائے اور وہ شخص دوڑ کر بھاگ نہیں سکتا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ شیر اس سے تیز دوڑے گا اور اسے پا جائے گا۔ اور وہ اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے تیز چلا تاکہ

شیر کی حرکتوں کو دیکھ سکے اور اس درندے دشمن سے بچنے کے تدبیر سوچنے لگا اور اخیر میں ایک اونچے ٹیلے پر پہونچا اور اس پر چڑھ گیا اور آفتاب ڈوبنے کے لئے جھک چکا تھا۔ اور روشنی زائل ہونے لگی تھی تو اس شخص نے اپنے دونوں طرف غور کیا اور اپنے سامنے ایک گہرا غار دیکھا جو پورا بڑا چٹان تھا۔ اور اس نے اپنی کوٹ اور ہیٹ آتارا اور اپنی بندوق کے اوپر لگا دیا پھر ٹیلے میں ایک چٹان کے پیچھے چھپ گیا اور اپنی بندوق اس کے اوپر کے کپڑوں کے ساتھ اٹھا دیا اور شیر نے خیال کیا کہ یہی وہ شخص ہے جو اپنی جگہ برابر کھڑا ہے اور سکڑا اور اپنی طاقت یکجا کیا اور اس شکل پر زبردست حملہ کیا اور گڈھے کی گہرائی میں گر گیا اور چٹانوں پر چوٹ کھا کر مر گیا اور وہ شخص اپنی تدبیر سے نجات پا گیا۔

اَللُّؤْلُؤُ موتی

اللؤلؤ، موتی، صنوف، قسیں، بحار، سیپ، حلۃ، زیور

دریا میں بہت صنف کی مچھلیاں ہیں ان میں کچھ کے ہڈی ہے جو اس کے بدن کو سیدھا اور حرکت اور تیرنے کے قابل بناتی ہے اور کچھ کے ہڈی نہیں ہوتی بلکہ اس کے سیپ ہوتی ہیں جس میں رہتی ہے کیونکہ وہ آٹے کے مانند نرم ہوتی ہے اسے کوئی بھی چوٹ یا رگڑ تکلیف پہونچاتی ہے اور اسی لئے وہ سفید لسیدار مادہ نکالتی ہے اور اس سے سیپ کے اوپری حصۃ کو چھپا دیتی ہے اور وہ سوکھ جاتا اور وہ چمکدار سیپ بن جاتا ہے جو زینت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور جب سیپ کے اندر اجنبی جسم کا کوئی ذرہ پہونچتا ہے

تو اسے سخت تکلیف پہونچاتا ہے اور اس سیپ کے مادے سے ایک بڑا حصہ نکلتا ہے اور اس ذرے کو گھیرتا ہے تاکہ خود سے تکلیف کو روک دے اور باقاعدہ کرہ کی صورت پر ہو جاتا ہے وہ جب سوکھتا ہے تو بیش قیمت موتی ہو جاتا ہے اور سب موتی سفید نہیں ہوتا بلکہ ان میں کچھ دردی اور بنفشی اور نیلگوں ہوتا ہے اور خلیج فارس میں بکثرت پایا جاتا ہے اور جزیرہ سیلون کے ساحلوں اور آسٹریلیا وغیرہ ملکوں میں شکاری چھوٹی ناؤں اور ہلکی کشتیوں میں اس کے شکار کے لئے نکلتے ہیں اور غوطہ خور سمندر کی گہرائی تک اترتے ہیں اور بہت سیپ یکجا کرتے ہیں اور کچھ غوطہ خور خاص لباس پہنتے ہیں اور پائپوں کے ذریعہ ان تک ہوا اترتی ہے اور انہیں دیر تک پانی میں رہنے کی قدرت دیتی ہے اور اپنی کمروں کو مضبوط رسیوں سے کشتی تک باندھتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں ایسے ہی کشتی تک لمبی ایک رسی ہوتی ہے اور اگر غوطہ خور اپنی سانس میں تنگی محسوس کرتا ہے یا بدن میں نقصان یا درندہ مچھلیوں کی تکلیف سے ڈرتا ہے تو لمبی رسی کو زور سے کھینچتا ہے تو اسے اس کے ساتھی جو ناؤ میں ہیں کھینچتے ہیں اور سمندر سے امن کیساتھ نکل آتا ہے۔

جَزَاءُ الْوَالِدَيْنِ والدین کا بدلہ

مھد، گہوارہ، ج مھاد، اوّاہ، فریاد کرنیوالا، شاحب، سیاہ رو، خنین، پیار، لثم بوسہ دیا، ھتف، آواز دیا، ضجتا، شور و غوغا۔

کیا بات ہے کہ میں بیمار ہو گیا اور کتنی تکلیف برداشت کرتا ہوں اور اپنے پہلو پر کتنا پلٹتا ہوں اور کتنی شکایت کرتا ہوں اور کتنی اس درد سے کراہ رہا ہوں جسے

میں دیکھتا ہوں کہ مجھے پہونچی اور میں نے آواز دیا کہ اے ماں! اور اس نے مجھ سے کہا کہ ہاں فوراً بدلے ہوئے رنگ اور پیار کی آواز کے ساتھ آئی جو دل سے منہ میں ابھری میرے رخسار کو رحم اور پیار سے بوسہ دیا اور وہ چیز لانے لگی جو میری تکلیف ہلکی کردے۔ اور اپنی میٹھی بات سے مجھے تسلی دینے لگی اور ملکوں کی خبرامتوں کے سمیت بیان کرنے لگی۔

یہاں تک کہ میں نے سیڑھیوں پر شور سنا اور کچھ اشخاص کی بات پھر پیروں کی آواز، یہ میرے والد ہیں اور ان کے پہلو میں ایک شخص ہے جو ڈاکٹر ہے میرا علاج کرنے آیا ہے اس نے بخار ناپا اس کے بعد میری نبض ٹٹولا اور بیماری سے میرے جلد شفایاب ہونے کی امید کی۔

اس نے دوا حاضر کیا اور میں نے اسے پیا تو کڑوی محسوس کیا لیکن اسمیں غموں کی دوری ہے۔ اس سے میری ماں خوش ہوئی اور میرے والد نے مجھے کھلایا اور میں خوش ہوگیا یہاں تک کہ اپنی خوشی سے سویا نہیں یہ اپنے بیٹے کیلئے ماں کا دلار ہے اور ایسے ہی باپ کا پیار ہے تو یہ کتنا اچھا ہے

اس پیار کا بدلہ میرے طرف سے فرمانبرداری ہے اور محبت ہے جتنی میرا شفیق پروردگار چاہے۔

اَلْجَمَلُ

اونٹ (١)

الداجن، پالتو، اخفاف، کھریں، سوخ، دھنسنا، سنام، کوہان ج اسنمۃ القتب کجاوہ ج اقتاب، جرۃ، جگالی، اجتر، جگالی کیا، یغذو، کھاتا ہے، ازقاق، مشکیزے،

قفر، چٹیل میدان،

اونٹ کو دیکھو کیسے پیدا کیا گیا ہے تم دیکھو گے کہ کائنات میں اس کی کوئی مثال نہیں اور اونٹ پالتو جانور ہیں ، بدن میں سب سے بڑا اور پنڈلیوں کے لحاظ سے سب سے لمبا ہے اور اسی لیے اس کی گردن لمبی ہے تاکہ زمین سے بیٹھے بغیر گھاس چر سکے اور اس کا سر چھوٹا ہے تاکہ اس کو گردن پر اٹھانا ہلکا ہوا اور اس کے پیروں میں کھر ہوتے ہیں جو اس کو بیابان کی ریت میں دھنسنے سے روکتے ہیں جن میں وہ زیادہ سفر کرتا ہے اور اس کی پیٹھ پر ایک کوہان ہے جو پوری چربی ہے اس پر کجاوہ لگایا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں سیاہ کشادہ ہیں جو گرد وغبار سے صاف رہتی ہیں اور اسکے شکم کے درمیان میں ایک سخت ٹیکہ ہے جس کا نام کلکل ہوتا ہے جس پر بیٹھنے کے وقت ٹیک لیتا ہے اور اس کے پیروں میں کچھ زمین پر پڑنے میں بے حس ٹکڑے ہیں اونٹ کے پیٹ کی بناوٹ عجیب ہے کیونکہ وہ بہت سی آنتوں پر شامل ہوتا ہے جس میں غذا کی بڑی مقدار ذخیرہ کرتا ہے یہاں تک کہ جب بھوکا ہوتا ہے اور کھانا نہیں پاتا تو اپنی آنت سے جگالی نکالتا ہے اور اسے جگالی کرتا ہے اسی لیے اسکا نام جگالی کرنیوالا جانور ہے ، اور جب اس کے پیٹ کا ذخیرہ خالی ہو جاتا ہے تو اس کے کوہان کی چربی دھیرے دھیرے پگھلتی ہے تاکہ اس کو غذا پہونچائے اور اسکے واسطے لمبی مدت کے لئے کافی ہوتی ہے اور اونٹ کے پیٹ میں کئی مشکیزے ہوتے ہیں جنہیں پینے کے وقت پانی سے بھر لیتا ہے اور جب کسی چٹیل جگہ میں پیاسا ہوتا ہے جس میں پانی نہ ہو تو اس کا ذخیرہ کیا ہوا پانی لمبے زمانے تک اسے بے نیاز رکھتا ہے ۔

الجمل

اونٹ (۲)

قافلہ، چٹیل، یسلک، چلتا ہے، اضطرار، مجبوری، القفار، چٹیل میدان
واحد قفر، مئونۃ، بوجھ، تئن، کراہتا ہے ل، تھکتا ہے، ضل، راستہ کھودیا
ینقذ، نکالتا ہے۔ القیاد، فرمانبردار، یثور، بھڑکتا ہے، یثأر، انتقام لیتا ہے۔
ثأر، بدلہ، انتقام۔ الشقشقۃ، بلبلانا۔

دنیا کی کئی سمتوں میں چٹیل بیابان ہیں جن میں نہ جانور ہے نہ پودا انکی زمین سوکھی ریت ہے جس میں پانی کا کوئی قطرہ نہیں دکھائی دیتا اس میں لوگ مجبوراً چلتے ہیں اور اپنا توشہ پانی اور کھانا اونٹوں کی پیٹھوں پر لادتے ہیں۔ اور اس بیابان میں ایک ساتھ مل کر سفر کرتے ہیں اور ان کے اونٹ سلسلہ وار ریل گاڑی کی طرح ہوتے ہیں اور انہیں لے کر اطمینان وسکون سے سفر کرتے ہیں اور طویل راستے میں بھوک پیاس برداشت کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنا سامان روانہ ہونے سے پہلے اپنے پیٹ میں ذخیرہ کرلیتا ہے، اور اپنے اوپر سامان تجارت کا بڑا بوجھ لادتا ہے جن سے نہ کراہتا ہے نہ تھکتا ہے اور تم اونٹوں کو دیکھو گے جیسے کوئی کشتی ہو جو ان کشادہ ریتوں کو چیر رہی ہے اور اسی لئے اسکا نام بیابانی کشتی رکھا گیا ہے۔

اور اگر مسافر بیابان میں راستہ بھٹک جائیں تو ان کی زندگی پر پریشانی آجاتی ہے اس ڈر سے کہ ان کا توشہ ختم نہ ہو جائے اور بھوک وپیاس سے انکی موت نہ آجائے، لیکن اونٹ اکثر ان کو ان خطروں سے نکال دیتا ہے۔ کیونکہ وہ دور سے پانی سونگھ لیتا ہے اور اس کی طرف عجیب جلدبازی سے چلتا ہے تا کہ اسکا

مالک پانی پی لے۔

اونٹ فرمانبردار اور نرم طبیعت ہے بہت سی تکلیف بڑے صبر اور بردباری سے برداشت کرتا ہے، لیکن جب تکلیف بڑی سخت ہو جائے تو جو تکلیف دے اس سے بدلہ لے لیتا ہے اور اسے چھوڑتا نہیں مگر جب اپنا انتقام لے لے۔ اور اسے مار ڈالے۔

جب اونٹ طاقتور ہو جائے تو اس کا حملہ سخت ہو جاتا ہے اور کھانے سے نفرت کرتا ہے جب تک اس کے منہ میں نہ رکھا جائے اور لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ روزہ دار ہے اور اس حالت میں وہ اپنی حلق سے جھاگ نکالتا ہے اور غصے سے بلبلاتا ہے۔

الأستانة

آستانہ (١)

آستانہ جگہ کا نام ہے، قلال، ٹیلے، مسلحۃ، ہتھیار سے لیس۔ الوسق۔ بھرنا، وھاد، ہموار زمین، حی، محلہ، آبادی، فخمۃ، شاندار، السدع، سامان یھتدی، راستہ پاتا ہے۔

آستانہ میں داخل ہونے کا راستہ تنگنائے باسفورس کا بوغاز ہے اور اس کے دونوں جانب ٹیلے ہیں جن میں بلند درخت اور پائیدار قلعے ہیں جو بڑی توپوں سے لیس پورٹ کی لمبائی پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس کے وسط میں خلیج قرن الذہب ہے جو قسطنطنیہ کا بندرگاہ ہے۔ اسمیں کشتیوں کو ہمیشہ کھڑی اور بھرنے

اور خالی کرنے کی چہل پہل دیکھو گے۔ اور ڈونگیاں آتی جاتی رہتی ہیں جو انسان اور سامانوں کو جہازوں سے لاد کر لاتی اور لیجاتی ہیں کیونکہ بندرگاہ میں بڑی کشتیوں کے رکنے کے لئے کوئی پلیٹ فارم نہیں ہے۔ اور قرن الذہب کے وسط میں ایک بڑا کشادہ پل ہے اور اس کے دونوں طرف چھوٹی کشتیوں کے لنگر انداز ہونے کی جگہ ہے جو لوگوں اور سامان کو باسفورس کے دونوں کناروں پر موجود ہر طرف کے گاؤں میں لے جاتی ہیں۔

اور اس پل پر گذرنے والے سے ٹیکس لیا جاتا تھا جو اس کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتا تھا۔ آدمی ہو جانور یا گاڑی۔

اور شہر بہت کشادہ ہے ٹیلوں اور ہموار زمین پر بنا ہوا ہے اور اس کی سڑکیں مسلمانوں کے محلے استنبول میں تنگ ہیں اور اسے خوب صاف نہیں کیا جاتا لیکن مکانات صاف ستھرے ہیں اگرچہ زیادہ تر چھوٹے اور لکڑی سے بنے ہوئے ہیں۔

اور لیکن غلطہ انگریزوں کا محلہ ہے اور وہ بہت بڑا اور استنبول سے شاندار ہے اس کی سڑکیں ترتیب وار ہیں اور اس کے مکانات بڑے شاندار ہیں اور اس میں انگریزی سامانوں کے بازار ہیں اور اس میں رات دن چہل پہل رہتی ہے اور رات میں اس کے راستوں میں بتیاں روشن رہتی ہیں تاکہ پیدل اور سوار ان سے راستہ پائیں اور اس کے باوجود وہ قاہرہ سے یا اسکندریہ سے ہر چیز میں کم شاندار ہے اور اس میں کچھ عام باغیچے اور پارک ہیں جس میں لوگ فرصت کے اوقات میں آتے جاتے ہیں۔

الآستانة آستانہ (۲)

قسطنطنیہ میں سب سے نرالی چیز جو دیکھی جاتی ہے وہ کشادہ بڑی مساجد ہیں جو تمام اسلامی محلوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور سب ایک نقشے پر بنی ہوئی ہیں جو تقریباً ایک سی ہوتی ہیں اس سخت مشابہت کی وجہ سے جوان سب کے درمیان میں ہے اور ہر مسجد میں اس کے حرم کے درجے میں ایک بڑا کشادہ صحن ہے۔ جس میں لوگ اپنی نوعوں کے مختلف ہوتے ہوئے یکجا ہوتے ہیں۔ اور خرید و فروخت کرتے ہیں، اور بڑی تعداد میں کبوتر دیکھے جاتے ہیں جو اڑتے بیٹھتے مانوس ہوتے ہیں کسی کی طرف سے تکلیف سے نہیں ڈرتے لوگ گیہوں خریدتے اور اسے چھینٹتے ہیں اور کبوتر اس پر اسے چننے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں اور قسطنطنیہ کی مساجد بڑی صاف ستھری اور خوش ترتیب ہیں اور ان کے صحن بڑے ہیں جو سیکڑوں انسانوں کی وسعت رکھتے ہیں اور چھت ایک بڑا قبہ ہے جس کے آس پاس متعدد چھوٹے قبے ہیں اور ہر مسجد میں اونچی چھت ہے لوہے کی ریلنگ جس کا احاطہ کرتی ہیں اسے سلطان کے لئے تیار کیا گیا تھا کہ جب چاہے نماز پڑھے۔ اور اس کا نام قفص رکھتے ہیں۔

شہر کے کناروں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے باسفورس کے دونوں ساحلوں پر پھیلے ہوئے خوبصورت اچھے ہوادار کشادہ سڑکوں اور شاندار عمارتوں کے شہر ہیں گرمی کے زمانے میں لوگ تفریح و راحت کے لئے ان کا قصد کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ٹیلوں پر باغیں موجود ہیں جن میں چلغوزہ، بادام اور آخروٹ کے پیڑ بہت ہوتے ہیں اور اس کے چشموں سے میٹھے پانی ابلتے ہیں جسے لوگ پینے کے لئے خریدتے ہیں کیونکہ انکے یہاں نہروں کا پانی پینے میں اچھا نہیں ہوتا اور گرمی کے اخیر میں بہت بارش ہوتی ہے اور جاڑے میں سخت سردی پڑتی

ہے اور برف اور اولہ گرتا ہے اسلئے گرمی حاصل کرنیکے لئے آگ کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔

اَلْفَتَاةُ الشُّجَاعَةُ بہادر لڑکی

حضانة، پرورش، عامل، کارکن، هوى، گرا، إعلان، اعلان، رغم برخلاف، مكبة، جھکی ہوئی، يقذف، پھینکتا ہے، مغشی، بے ہوش، همة، ارادہ

ایک لڑکی تھی جن کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور اسے اس کے باپ کی پرورش میں چھوڑ دیا اور وہ ریلوے میں کام کر رہا تھا جس سے اسکا مکان نزدیک تھا ایک روز وہ غروب کے بعد دروازے پر اپنے باپ کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی اور گاڑیوں کی آمد و رفت دیکھ کر جو آجا رہی تھیں تسلی حاصل کر رہی تھی اور اس نے ایک مال گاڑی کی روشنی تیزی سے آتے ہوتے دیکھی، پھر چھپ گئی اور اسنے اسکا سبب نہیں جانا اپنے جاننے کے باوجود کہ راستہ سیدھا ہے اور یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو دیکھنے سے روک سکے وہ اس کی جگہ گئی تاکہ واقعہ دیکھے اور اس نے پایا کہ ایک پل اس کے سمیت گر گیا ہے اور وہ نہر میں جا گری ہے اور لڑکی جانتی تھی کہ مسافر گاڑی اس کے بعد ایک گھنٹے میں آئیگی اور کسی کو گاڑی کے گرنے کا علم نہیں کہ اسے روک دے اور اسے ہمدردی نے اسٹیشن تک جانے کیلئے آمادہ کیا اور خبر کرنے کے لئے اسکے باوجود کہ اسے خطرہ پیش آسکتا تھا۔ لڑکی اندھیرے میں دوڑی یہاں تک ایک دوسرا پل پائی جس کے دونوں طرف ریلنگ نہیں تھی اور ہوا بڑی تیز تھی اس لئے وہ اوندھے ہو کر اپنے ہاتھوں اور پیروں پر چلی تاکہ ہوا اسے دریا میں نہ ڈالدے اور اسے پار کر کے سیدھی ہوئی اور تیز دوڑی یہاں تک کہ اسٹیشن پہونچی حالانکہ اسے محنت نے تھکا دیا تھا اور تھکان نے کمزور کر دیا تھا اور یہ کہتے ہوئے چلائی، ٹرین روکو!

پھر بیہوش ہوکر گر پڑی، اور لوگوں نے اس کے کام کو بڑا مانا اور ان میں سے کوئی اسے اس کے گھر تک لاد کر لے گیا، اور دوسروں نے پل کی جگہ تک پہونچنے سے پہلے گاڑی رکوادی، اور اس چھوٹی لڑکی کی ہمت کی وجہ سے اس کے سوار بچ گئے۔ اور انہوں نے مال کی ایک مقدار چندہ کی اور اس کی شرافت اور بہادری کے عوض میں اسے تحفے میں دیدیا۔

رجال المطافی

(فائر بریگیڈ کا عملہ)

الفضاء، خلاء، علاقہ، سامان، اللظی، شعلے، ابطال، بہادر

العطب، ہلاکت، کھل، ادھیڑ، الودود، بڑی محبت کرنے والا۔

ایک رات میں چل رہا تھا اور چاند فضا میں اوپر روشن تھا۔ میرا دوست مجھ سے اپنی حالت کی شکایت کر رہا تھا یہاں تک کہ ہم نجالہ روڈ پر پہونچے۔ اور میرا دوست اپنے گھر کے قریب بھی نہیں آیا تھا کہ ہمنے ایک شور اور گڑگڑاہٹ سنی تو میں نے کہا میرے دوست یہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ یہ (دمکل) آتش زدگی کے سامان ہیں ابھی ہم نے گفتگو ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم نے سب (لوگوں) کو دیکھا کہ ہمارے اردگرد آگئے ان لوگوں کے درمیان میں میں نے چند آدمیوں کو دیکھا وہ جنگجو شعلوں میں بہادر تھے وہ شعلوں کے اندر جان پر کھیل رہے تھے تاکہ دوسروں کو ہلاکت سے بچائیں۔

انہوں نے بہت سے مجبوروں (کمزوروں) اور بچوں اور بوڑھی عورت اور ادھیڑ عمر والوں کو بچایا۔

اور بہت سے نفیس سامان بچائے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو وہ برباد ہو جاتے وہ اگرچہ انسان تھے لیکن ان کے حوصلے آگ سے زیادہ تیز تھے۔

ان میں مہربانی محبت کرنے والوں کی شفقت ہے جس طرح ان میں شیروں کی بہادری ہے۔

معزز حضرات

- ہماری تجارت تھوڑے نفع اور زیادہ سے زیادہ بکری پر منحصر ہے
- دینی کتابوں کی مناسب قیمت
- دنیا کے ساتھ دین کی خدمت اور خیالِ آخرت۔
- کاروبار میں صفائی اور حسنِ معاملت۔
- انھیں چند اصولوں میں ہماری تجارت قائم۔

آزمائش بہترین کسوٹی ہے

ایک بار آرڈر دیکر آزمائش فرمالیں

انشاء اللہ آپ ہمیں دیانتدار اور معاملہ فہم پائیں گے۔

ہمارے یہاں سے

درسی وغیر درسی کتابیں خصوصاً حضرت شاہ مولانا وصی اللہ صاحب وحضرت تھانوی رحمہما اللہ نیز پارے، قاعدے قرآن مجید، حمائلین مصری مترجم عمدہ وارزاں طلب فرمائیں